بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

شمارہ 36

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

25/ذوالحجہ 1439 ہجری قمری • 6/تبوک 1397 ہجری شمسی • 6/ستمبر 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَیَمَّمُوا الۡخَبِیۡثَ مِنۡہُ تُنۡفِقُوۡنَ وَلَسۡتُمۡ بِاٰخِذِیۡہِ اِلَّاۤ اَنۡ تُغۡمِضُوۡا فِیۡہِ ؕ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ

(سورۃ البقرہ:268)

ترجمہ: اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے وقت اُس میں سے ایسی ناپاک چیز کا قصد نہ کیا کرو کہ تم اسے ہرگز قبول کرنے والے نہ ہو، سوائے اس کے کہ تم (سُبکی کے خیال سے) اس سے صرف نظر کرو۔ اور جان لو کہ اللہ بے نیاز (اور) بہت قابل تعریف ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31/اگست 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ

میں یہ پیشگوئی مخفی ہے کہ بعض مسلمانوں میں سے ایسے ہوں گے کہ وہ اپنے صدق وصفا کی وجہ سے پہلے نبیوں کے وارث ہو جائیں گے اور نبوت اور رسالت کی نعمتیں پائیں گے اور بعض ایسے ہوں گے کہ وہ یہودی صفت ہو جائیں گے جن پر دنیا میں ہی عذاب نازل ہوگا اور بعض ایسے ہوں گے کہ وہ عیسائیت کا جامہ پہن لیں گے کیونکہ خدا کے کلام میں یہ سنّت مستمرہ ہے کہ جب ایک قوم کو ایک کام سے منع کیا جاتا ہے تو ضرور بعض ان میں سے ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے علم میں اُس کام کے مرتکب ہونے والے ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ وہ نیکی اور سعادت کا حصہ لیتے ہیں

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

سورۃ فاتحہ نری تعلیم ہی نہیں بلکہ اس میں ایک بڑی پیشگوئی بھی ہے اور وہ یہ کہ خدا نے اپنی چاروں صفات ربوابیت، رحمانیت، رحیمیت، مالکیت یوم الدین یعنی اقتدار جزا و سزا کا ذکر کرکے اور اپنی عام قدرت کا اظہار فرما کر پھر اس کے بعد کی آیتوں میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ خدایا ایسا کر کہ گزشتہ راستباز نبیوں رسولوں کے ہم وارث ٹھہرائے جائیں ان کی راہ ہم پر کھولی جائے اُن کی نعمتیں ہم کو دی جائیں خدایا ہمیں اس سے بچا کہ ہم اس قوم میں سے ہو جائیں جن پر دنیا میں ہی تیرا عذاب نازل ہوا یعنی یہود جو حضرت عیسیٰ مسیح کے وقت میں تھی جو طاعون سے ہلاک کی گئی۔ خدایا ہمیں اس سے بچا کہ ہم اُس قوم میں سے ہو جائیں جن کے شامل حال تیری رہنمائی نہ ہوئی اور وہ گمراہ ہوگئی یعنی نصاریٰ۔ اس دعا میں یہ پیشگوئی مخفی ہے کہ بعض مسلمانوں میں سے ایسے ہوں گے کہ وہ اپنے صدق وصفا کی وجہ سے پہلے نبیوں کے وارث ہو جائیں گے اور نبوت اور رسالت کی نعمتیں پائیں گے اور بعض ایسے ہوں گے کہ وہ یہودی صفت ہو جائیں گے جن پر دنیا میں ہی عذاب نازل ہوگا اور بعض ایسے ہوں گے کہ وہ عیسائیت کا جامہ پہن لیں گے۔ کیونکہ خدا کے کلام میں یہ سنّت مستمرہ ہے کہ جب ایک قوم کو ایک کام سے منع کیا جاتا ہے تو ضرور بعض ان میں سے ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے علم میں اُس کام کے مرتکب ہونے والے ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ وہ نیکی اور سعادت کا حصہ لیتے ہیں ابتدائے دنیا سے اخیر تک جس قدر خدا نے کتابیں بھیجیں اُن تمام کتابوں میں خدا تعالیٰ کی یہ قدیم سنّت ہے کہ جب وہ ایک قوم کو ایک کام سے منع کرتا ہے یا ایک کام کی رغبت دیتا ہے تو اس کے علم میں یہ مقدّر ہوتا ہے کہ بعض اُس کام کو کریں گے اور بعض نہیں۔ پس یہ سورۃ پیشگوئی کر رہی ہے کہ کوئی فرد اس اُمت میں سے کامل طور پر نبیوں کے رنگ میں ظاہر ہوگا تا وہ پیشگوئی جو آیت صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ سے مستنبط ہوتی ہے وہ اکمل اور اتم طور پر پوری ہو جائے اور کوئی گروہ ان میں سے ان یہودیوں کے رنگ میں ظاہر ہوگا جن پر حضرت عیسیٰ نے لعنت کی تھی اور وہ عذاب الٰہی میں مبتلا ہوئے تھے تا وہ پیشگوئی جو آیت غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ سے مستنبط ہوتی ہے ظہور پذیر ہو۔ اور کوئی گروہ ان میں سے عیسائیوں کے رنگ میں ہو جائے گا عیسائی بن جائے گا جو خدا کی رہنمائی سے بوجہ اپنی شراب خواری اور اباحت اور فسق و فجور کے بے نصیب ہو گئے تا وہ پیشگوئی جو آیت وَلَا الضَّآلِّیۡنَ سے مترشح ہو رہی ہے ظاہر ہو جائے۔ اور چونکہ یہ بات مسلمانوں کے عقیدہ میں داخل ہے کہ آخری زمانہ میں ہزارہا مسلمان کہلانے والے یہودی صفت ہو جائیں گے اور قرآن شریف کے کئی ایک مقامات میں بھی یہ پیشگوئی موجود ہے اور صدہا مسلمانوں کا عیسائی ہو جانا یا عیسائیوں کی سی بے قید اور آزاد زندگی اختیار کرنا خود مشہود اور محسوس ہو رہا ہے بلکہ بہت سے لوگ مسلمان کہلانے والے ایسے ہیں کہ وہ عیسائیوں کی طرز معاشرت پسند کرتے ہیں اور مسلمان کہلا کر نماز روزہ اور حلال اور حرام کے احکام کو بڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور یہ دونوں فرقے یہودی صفت اور عیسائی صفت اس ملک میں پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں سو یہ دو پیشگوئیاں سورۃ فاتحہ کی تو تم پوری ہوتی دیکھ چکے ہو اور بچشم خود مشاہدہ کر چکے ہو کہ کس قدر مسلمان یہودی صفت اور کس قدر عیسائیوں کے لباس میں ہیں۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 45 تا 47)

124 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 28، 29 اور 30 دسمبر 2018ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے تیاری شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

میں آئرلینڈ کے تمام افرادِ جماعت کو اس امر کی طرف بلاتا ہوں کہ ہمیشہ اخلاص اور وفا کے ساتھ خلافتِ احمدیہ سے وابستہ رہیں

زیادہ سے زیادہ ایم ٹی اے دیکھیں اور خصوصاً میرے خطبات کو بغور سنتے رہیں اور ان کو سمجھنے اور میری ہدایات اور نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کریں

آپ کو اسلام کے خلاف غلط فہمیوں کے ازالہ کیلئے نئے راستے تلاش کرنے چاہئیں اور آئرش قوم میں اس پُرامن پیغام کو پھیلانے کیلئے مسلسل جدوجہد کرنی چاہئے

17ویں جلسہ سالانہ آئرلینڈ منعقدہ مورخہ 1/جولائی 2018 کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی **پیغام**

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ آئرلینڈ کو اپنا 17واں جلسہ سالانہ مورخہ یکم جولائی 2018ء بروز اتوار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ سالانہ کا انعقاد Glen Royal Hotel میں ہوا جو صوبہ Maynooth میں واقع ہے۔ جلسہ سالانہ کی تیاریوں کا آغاز تین ماہ قبل ہو چکا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم عزیز بلال احمد صاحب مربیٔ سلسلہ (عملہ دفتر وکالت تبشیر لندن) کی بطور مرکزی نمائندہ جلسہ میں شمولیت کی منظوری مرحمت فرمائی اور جلسہ کیلئے خصوصی پیغام بھی بھجوایا جو کہ جلسہ کے دوران انگریزی اور اردو میں پڑھ کر سنایا گیا۔ اصل پیغام انگریزی زبان میں تھا۔ اس کا اردو ترجمہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 27/جولائی 2018 کے شکریہ کے ساتھ قارئین بدر کیلئے پیش ہے۔ (ادارہ)

پیارے ممبرانِ جماعت احمدیہ آئرلینڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ مورخہ یکم جولائی 2018ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو کامیاب وکامران فرمائے اور تمام شاملین کو اس منفرد دینی اجتماع میں شرکت کے نتیجہ میں روحانی فوائد اور لامتناہی برکات سے فیضیاب کرے۔

آج کل دنیا کی حالت ایسی بن گئی ہے کہ انسانیت کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجّہ ہونے کی اشد ضرورت ہے، جو ہمارا خالق ہے، اور نیز یہ بھی کہ اس دنیا کے تمام باشندے ایک دوسرے کے ساتھ امن وآشتی کے ماحول میں رہیں۔ ایک دوسرے کی عزت وتوقیر کریں۔ اور عالمی اخوّت کی رُوح کے ساتھ حقوق العباد کیلئے کوشاں رہیں۔

اپنی بعثت کی ابتدا سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دو عظیم الشان بنیادی اغراض کو پیش فرمایا جن کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا۔ اوّل تو آپ کو اس لئے بھیجا گیا کہ تا انسان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک تعلق قائم ہو۔ آپ کا مدعا یہی تھا کہ انسان کو اپنے خالق کے متعلق آگاہی بخشی جائے جو کہ تمام جہانوں کا رب ہے اور تمام قدرتوں کا مالک ہے۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تمام زندگی ہمیں اس امر کی طرف یاددہانی کرواتے رہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہونے کی ضرورت ہے جو کہ قدیر ہے۔ آپ اس لئے تشریف لائے کہ تا دنیا کے باشندوں کو اس بات سے روشناس فرمائیں کہ دنیا کی تمام طاقتیں اور قوتیں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور طاقت کے مقابل پر ہیچ ہیں۔

دوسری غرض جس کی وجہ سے بانیٔ جماعت احمدیہ کو بھیجا گیا یہ تھی کہ تا انسان کو حقوق العباد کے متعلق اطلاع ملے۔ یہ ایسا امر ہے جس کی آپ نے زندگی بھر تاکید فرمائی۔

حقیقت میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس بات کی عمدہ پیرایہ میں تعلیم دی کہ اگر ایک انسان اپنے ساتھی کے حقوق کا پاس کرتا ہے، تو اس کا لازمی نتیجہ انسانی اقدار کے قیام کی صورت پر منتج ہوگا۔ جب انسانی اقدار کو قائم کیا جاتا ہے تو پھر انسان خود بخود اپنے ساتھی پر ظلم کرنے سے رک جائے گا۔ پس آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات ہی ہیں جو امن اور معاشرتی سکون کے حصول کیلئے بنیادی ذریعہ ہیں۔

ان اعلیٰ مقاصد کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ نے خلافت کے الٰہی نظام کے ذریعہ جماعت پر اپنا انعام فرمایا ہے۔ اس لئے آپ کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جماعتی ترقی اور عالمی امن کے حصول کی بنیاد خلافت سے وابستہ ہے۔ لہٰذا میں آئرلینڈ کے تمام افرادِ جماعت کو اس امر کی طرف بلاتا ہوں کہ ہمیشہ اخلاص اور وفا کے ساتھ خلافتِ احمدیہ سے وابستہ رہیں۔

ہماری عالمگیر جماعت کے افراد کیلئے یہ بہت اہم بات ہے کہ جن ملکوں میں وہ بستے ہیں ان کے قوانین کے پابند ہوں اور مثالی شہری بننے کیلئے کوشاں رہیں۔ اور نیز یہ بھی کہ وہ اپنے ملک کی فلاح وبہبودی کیلئے، احسن طریق پر اپنے ہم وطنوں کے ساتھ INTEGRATE ہوں اور تعاون کریں۔ یہ اس لئے ہونا چاہئے کیونکہ یہ ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک بنیادی تعلیم ہے کہ وطن کی محبت ایمان کا بنیادی جزو ہے۔ اس لئے آئرلینڈ کی جماعت کے افراد کو یاد رکھنا چاہئے کہ اپنی قوم کیلئے غیرت اور اخلاص کا اظہار کرنا آپ کی جانب سے اپنے ہم وطنوں کیلئے امن اور سکون کے استحکام کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

مَیں تبلیغ کے متعلق آپ کو اپنے فرائض کے متعلق یاددہانی کروانا چاہتا ہوں جو کہ ہر احمدی کیلئے ضروری ہیں۔ آپ کو اسلام کے خلاف غلط فہمیوں کے ازالہ کیلئے نئے راستے تلاش کرنے چاہئیں اور آئرش قوم میں اس پُرامن پیغام کو پھیلانے کیلئے مسلسل جدوجہد کرنی چاہئے۔

مَیں آپ کو یہ بھی تاکید کرتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ ایم ٹی اے دیکھیں اور خصوصاً میرے خطبات کو بغور سنتے رہیں اور ان کو سمجھنے اور میری ہدایات اور نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اس سے نہ صرف آپ کے ایمان میں مضبوطی پیدا ہوگی بلکہ اس سے آپ کی خلافت سے وابستگی اور تعلق میں بھی مزید اضافہ ہوگا۔ مزید برآں، آپ کو باقاعدگی سے اور باجماعت نمازیں ادا کرنی چاہئیں اور اللہ تعالیٰ سے قرب والا تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو کامیابیوں سے ہمکنار کرے اور آپ سب کو تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگیوں میں زُہد میں، نیکی میں اور اپنی قوم کی اور دنیا بھر کی مزید خدمت کرنے میں ایک حقیقی انقلاب پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

10 Years Quality Service 2003-2013

Study Abroad

سٹڈی ابراڈ

* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

* NAFSA Member Association , USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

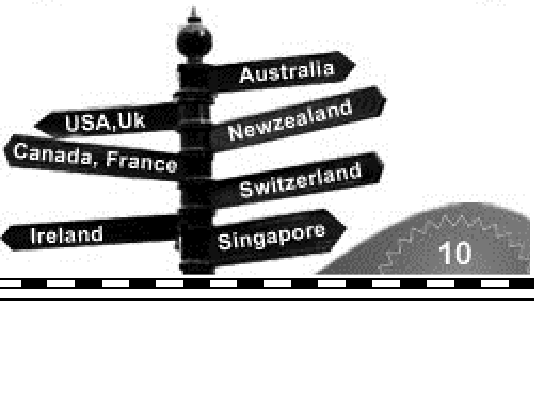

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com

E-mail: info@prosperoverseas.com

National helpline: 9885560884

خطبہ جمعہ

بدری صحابہ حضرت عامر بن ربیعہؓ، حضرت حَرام بن مِلحَانؓ، حضرت سعد بن خولہؓ، حضرت اَبُوالہیثم رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکرِ خیر

آج بھی دشمن کے ہاتھ کو روکنے کیلئے دعاؤں کے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنے کی ضرورت ہے
اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اِن لوگوں کی پکڑ کے سامان کرے اور ہمارے لئے بھی آسانیاں پیدا فرمائے

مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی وفات
اسی طرح مکرمہ سیدہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ محمد یوسف صاحب آف آنبہ نوریہ ضلع شیخوپورہ (پاکستان) کی وفات، مرحومین کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 17؍اگست 2018ء بمطابق 17؍ظہور 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج بھی میں چند بدری صحابہ کا ذکر کروں گا ان میں سے پہلے ہیں حضرت عامر بن ربیعہ۔ ان کا خاندان حضرت عمر کے والد خطاب کا حلیف تھا جنہوں نے حضرت عامر کو متبنّٰی بنایا ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ پہلے عامر بن خطاب کے نام سے مشہور تھے لیکن جب قرآن کریم نے ہر ایک کو اپنے اصلی آباء کی طرف انتساب کا حکم دیا تو اس کے بعد عامر بن خطاب کے بجائے اپنے نسبی والد ربیعہ کی نسبت سے عامر بن ربیعہ پکارے جانے لگے۔

یہاں ان لوگوں کے لئے اس بات کی وضاحت ہوگئی ہے جو اپنے رشتہ داروں کے، عزیزوں کے بچے adopt کرتے ہیں اور بڑے ہونے تک ان کو یہی نہیں پتہ ہوتا کہ ان کا اصل والد کون ہے اور شناختی کارڈ وغیرہ سرکاری کاغذات وغیرہ پر بھی اصل والد کے نام کے بجائے اس والد کا نام ہوتا ہے جس نے ان کو adopt کیا ہوتا ہے۔ اور پھر بعد میں اس وجہ سے بعض مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ پھر لوگ خطوط لکھتے ہیں کہ اس طرح کر دیا جائے، اس طرح کر دیا جائے۔ اس لئے ہمیشہ قرآنی حکم کے مطابق عمل کرنا چاہئے سوائے ان بچوں کے جو اداروں کی طرف سے ملتے ہیں یا لئے جاتے ہیں، adopt کئے جاتے ہیں اور ان کے والدین کے بارے میں بتایا نہیں جاتا۔ بہر حال اس وضاحت کے بعد آگے ان کے بارے میں بیان کرتا ہوں۔

یہ جو بیان ہوا تھا کہ ان کے حلیف تھے اس حلیفانہ تعلق کے باعث حضرت عمر اور حضرت عامر میں آخر وقت تک دوستانہ تعلقات قائم رہے۔ یہ بالکل ابتداء میں ایمان لے آئے تھے۔ جب ایمان لائے اس وقت تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی دارِ ارقم میں پناہ گزین نہیں ہوئے تھے۔ (سیر الصحابہ، جلد 2، صفحہ 333، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی) حضرت عامر اپنی بیوی لیلیٰ بنت ابی حَثْمَہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ پھر اس کے بعد مکہ لوٹ آئے۔ وہاں سے اپنی بیوی کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ حضرت عامر بن ربیعہ کی اہلیہ کو سب سے پہلے مدینہ ہجرت کرنے والی عورت کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ بدر اور تمام غزوات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ کی وفات 32 ہجری میں ہوئی۔ آپ قبیلہ عَنز سے تھے۔

حضرت عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص تم میں سے جنازہ کو دیکھے اور اس کے ساتھ جانا نہ چاہے تو چاہئے کہ کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ جنازہ اسے پیچھے چھوڑ دے یا رکھ دیا جائے۔

عبداللہ بن عامر اپنے والد حضرت عامرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک رات نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ لوگ حضرت عثمان کی بابت اختلاف کر رہے تھے۔ اس وقت فتنہ کا آغاز ہو گیا تھا اور حضرت عثمان پر طعن کرتے تھے تو کہتے ہیں کہ نماز کے بعد وہ سو گئے تو خواب میں انہوں نے دیکھا کہ انہیں کہا گیا کہ اٹھ اور اللہ سے دعا مانگ کہ تجھے اس فتنہ سے نجات دے جس سے اس نے اپنے نیک بندوں کو نجات دی ہے۔ چنانچہ حضرت عامر بن ربیعہ اٹھے اور انہوں نے نماز پڑھی اور بعد اس کے اسی حوالے سے دعا مانگی۔ چنانچہ اس کے بعد وہ بیمار ہو گئے اور پھر وہ خود گھر سے نہیں نکلے۔ ان کا جنازہ ہی نکلا۔ (اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 118 تا 119، عامر بن ربیعہ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت) اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے فتنہ سے بچنے کی یہ صورت بنائی۔

حضرت عامر بن ربیعہ کرتے ہیں کہ میں طواف کے دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے دیں میں ٹھیک کر دیتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ترجیح دینا ہے اور میں ترجیح دیئے جانے کو پسند نہیں کرتا۔ (شرح زرقانی، جلد 6، صفحہ 49، الفصل الثانی فیما اکرمہ اللہ تعالیٰ بہ من الاخلاق الزکیۃ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996) اس حد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر particular تھے کہ اپنے کام خود کرنے ہیں۔

ایک شخص حضرت عامر بن ربیعہ کا مہمان بنا انہوں نے اس کی خوب خاطر تواضع کی اور اکرام کیا اور ان کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کی بات کی۔ وہ آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے حضرت عامر کے پاس آیا اور کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی وادی بطور جاگیر مانگی تھی کہ پورے عرب میں اس سے اچھی وادی نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ عطا فرما دی ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ اس وادی کا ایک ٹکڑہ آپ کو دے دوں جو آپ کی زندگی میں آپ کا ہو اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کے لئے ہو۔ حضرت عامر نے کہا کہ مجھے تمہارے اس ٹکڑے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ آج ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جس نے ہمیں دنیا ہی بھلا دی ہے اور وہ یہ ہے کہ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُھُمْ وَھُمْ فِیْ غَفْلَۃٍ مُّعْرِضُوْنَ (الانبیاء:2) (حیاۃ الصحابہ از محمد یوسف الکاندھلوی، جلد 2، صفحہ 523، باب انفاق الصحابہ فی سبیل اللہ، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ ناشرون 1999ء) کہ لوگوں کیلئے ان کا حساب قریب آ گیا ہے اور وہ باوجود اس کے غفلت کی حالت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے خوف اور خشیت کی یہ حالت تھی ان چمکتے ہوئے ستاروں کی۔ اور یہی وہ لوگ تھے جو حقیقی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے تھے۔

حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ زید بن عمرو نے کہا میں نے اپنی قوم کی مخالفت کی۔ ملّت ابراہیمی کی اتباع کی۔ مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک نبی کے ظہور کا انتظار تھا جن کا اسم گرامی احمد ہوگا۔ لیکن یوں لگتا ہے کہ میں انہیں پا نہ سکوں گا۔ میں ان پر ایمان لاتا ہوں ان کی تصدیق کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ نبی ہیں۔ اگر تمہیں ان کا عہد نصیب ہو جائے تو میرا اسلام پیش کرنا۔ میں تمہیں ان کی ایسی علامات بتاتا ہوں کہ وہ تمہارے لئے مخفی نہیں رہیں گے۔ وہ نہ طویل قامت ہیں، نہ ہی پست قامت۔ ان کے بال نہ کثیر ہوں گے، نہ قلیل۔ ان کی آنکھوں میں سرخی ہر وقت رہے گی۔ ان کے کندھوں کے مابین مہر نبوت ہو گی۔ ان کا نام احمد ہو گا۔ یہ شہر مکّہ ان کی جائے ولادت اور بعثت کی جگہ ہو گی۔ پھر ان کی قوم انہیں یہاں سے نکال دے گی۔ وہ ان کے پیغام کو ناپسند کرے گی۔ پھر وہ یثرب کی طرف ہجرت کریں گے۔ پھر ان کا امر غالب آ جائے گا۔ ان کی وجہ سے دھوکہ میں نہ پڑنا۔ میں نے دین ابراہیمی کی تلاش میں سارے شہر چھان مارے ہیں۔ میں نے یہودیوں، عیسائیوں اور آتش پرستوں سب سے پوچھا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ یہ دین تمہارے پیچھے ہے۔ انہوں نے مجھے وہی علامات بتائیں جو میں نے تمہیں بتائی ہیں۔ انہوں نے بتایا ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

حضرت عامر نے کہا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو مَیں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زید کے بارے میں بتایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اسے جنت میں دیکھا ہے وہ اپنا دامن گھسیٹ رہا تھا۔ (سبل الھدیٰ والرشاد، جلد اوّل، صفحہ 116، فیما اخبر بہ الاحبار والرھبان ...... الخ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

یہ جو روایت ہے کہ نبی نہیں آئے گا۔ اس سے یہ بھی مراد نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّتی نبی کی جو پیشگوئی کی تھی وہ غلط ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی آخری شرعی نبی ہیں اور کوئی نئی شریعت نہیں آئے گی اور جو بھی آنے والا آئے گا آپ کی غلامی میں ہی آئے گا۔ یہی ہمیں احادیث سے اور قرآن کریم سے بھی پتہ لگتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عامر کی حضرت یزید بن مُنْذِر سے مؤاخات قائم فرمائی تھی۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 296، ومن حلفاء بنی عدی، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء) حضرت عامر بن ربیعہؓ نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے چند دن بعد وفات پائی۔ (اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 119، عامر بن ربیعہ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

دوسرے صحابی ہیں حضرت حَرَام بن مِلْحَان۔ حضرت حرام بن ملحان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنوعدی بن نجار سے تھا۔ آپ کے والد ملحان کا نام مالک بن خالد تھا۔ حضرت حرام بن ملحان کی والدہ کا نام مُلَیْکَہ بنت مالک تھا۔ آپ کی ایک بہن حضرت اُمّ سُلیم تھیں جو حضرت ابوطلحہ انصاری کی اہلیہ اور حضرت انس بن مالک کی والدہ تھیں۔ آپ کی دوسری بہن حضرت اُمّ حرام حضرت عُبَادَۃ بن صامِت کی اہلیہ تھیں۔ حضرت حرام بن ملحان حضرت انس کے ماموں تھے اور غزوہ بدر اور اُحد میں شریک تھے اور بئر معونہ کے دن شہید ہوئے تھے۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ ہمارے ساتھ ایسے آدمیوں کو بھیجئے جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ستّر صحابہ ان کے ساتھ بھیج دیئے جو قرآن کے قاری تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے۔ یہ لوگ قرآن کریم پڑھتے تھے۔ رات کو باہم درس دیتے اور علم سیکھتے۔ دن کو پانی لا کر مسجد میں رکھتے۔ جنگل سے لکڑیاں چنتے اور بیچ کر اہل صفّہ اور فقراء کیلئے غلّہ خریدتے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 390، حرام بن ملحان، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)، (الاصابہ، جلد 8، صفحہ 375 تا 376، ام حرام بنت ملحان، جلد 8، صفحہ 408 تا 409 ام سلیم بنت ملحان، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء) حضرت حرام بن ملحان کے بئر معونہ کے واقعہ کا کچھ بیان میں چند مہینہ پہلے خطبہ میں کر چکا ہوں۔ بئر معونہ کا باقی واقعہ ایک دو اور جگہ بھی بیان ہو چکا ہے۔ اس بارے میں بخاری کی بعض روایات ہیں جو پیش کرتا ہوں جو پہلے بیان نہیں ہوئیں۔

حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ جب حضرت حرام بن ملحان کو بئر معونہ والے دن نیزہ مارا گیا تو انہوں نے اپنا خون اپنے ہاتھ میں لیا اور اپنے منہ اور اپنے سر پر چھڑکا اور اس کے بعد کہا فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ۔ کعبہ کے رب کی قسم! میں نے مراد پا لی۔ (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الرجیع ورعل، حدیث 4092)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رِعل، ذَکْوَان، عُصَیَّہ اور بَنُو لَحْیَان قبائل کے کچھ لوگ آئے اور کہا کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور انہوں نے آپ سے اپنی قوم کے مقابلہ کے لئے مدد مانگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ستّر انصار صحابہ سے مدد کی۔ حضرت انس کہتے تھے کہ ہم انہیں قاری کہا کرتے تھے۔ دن کو وہ لکڑیاں لاتے اور رات کو نمازیں پڑھتے۔ وہ لوگ انہیں لے گئے۔ جب بئر معونہ پر پہنچے تو انہوں نے ان سے غداری کی اور انہیں مار ڈالا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ تک اور بعض روایات میں چالیس دن تک نماز میں کھڑے ہو کر رِعل اور ذَکوان اور بنولَحیان کے لئے بددعا کرتے رہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب العون بالمدد، حدیث 3064، باب من ینکب او یطعن فی سبیل اللہ، حدیث 2801)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ جب قاری لوگ شہید کئے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ بھر کھڑے ہو عاجزی سے دعا کی۔ اور بخاری کی دوسری روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کبھی اس سے بڑھ کر غم کیا ہو۔ (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب من جلس عند المصیبۃ ...... الخ، حدیث 1300) پھر ایک روایت یہ ہے حضرت انسؓ سے ہی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے بعد کھڑے ہو کر ایک مہینے تک بنوسُلَیم کے چند قبیلوں کے خلاف دعا کرتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے قاریوں میں سے چالیس یا ستّر آدمیوں کو بعض مشرک لوگوں کے پاس بھیجا تو یہ قبائل آڑے آئے اور ان کو مار ڈالا حالانکہ ان کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا۔ پھر اس میں بھی وہی بیان ہے کہ میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا کہ کسی پر اتنا غم کیا ہو جتنا کہ آپ نے ان قاریوں پر غم کیا۔ (صحیح البخاری، کتاب الجزیۃ، باب دعا الامام علی من نکث عھداً، حدیث 3170)

پھر ایک حوالہ ہے ابن ھشام کی سیرت کا۔ جَبَّار بن سَلْمٰی جو عَمرو بن طُفَیل کے ساتھ اس موقع پر موجود تھے بعد میں یہ مسلمان ہو گئے تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ میرے اسلام قبول کرنے کی یہ وجہ ہوئی کہ میں نے ایک شخص کے دونوں کندھوں کے درمیان نیزہ مارا۔ میں نے دیکھا کہ نیزے کی اَنّی اس کے سینہ کے پار ہو گئی۔ پھر میں نے اس شخص کو یہ کہتے سنا۔ فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَۃ۔ یعنی کعبہ کے رب کی قسم! میں نے اپنی مراد کو پا لیا۔ اس پر میں نے اپنے آپ سے کہا کہ یہ کیسے کامیاب ہو گیا۔ کیا میں نے اس شخص کو شہید نہیں کر دیا۔ جبار کہتے ہیں کہ میں نے بعد میں ان کے اس قول کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ اس کا مطلب شہادت پر فائز ہونا تھا۔ جبار کہتے ہیں کہ میں نے کہا وہ یقیناً خدا کے نزدیک کامیاب ہو گیا۔ (السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 603، حدیث بئر معونہ فی صفر سنۃ اربع، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ لبنان 2001ء)

دو تین صحابہ کے بارے میں اسی طرح کے واقعات ملتے ہیں۔ ملتے جلتے الفاظ ملتے ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا اصل مقصد سمجھتے تھے اور دنیاوی کامیابیاں ان کا اصل مقصد نہیں تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی اسی نیت کی وجہ سے ان کے بارے میں اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔

بئر معونہ کے موقع پر شہادت کے وقت صحابہ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِیَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِیْنَاکَ فَرَضِیْنَا عَنْکَ وَرَضِیْتَ عَنَّا کہ اے اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حالات سے آگاہ فرما دے کہ ہم تجھ سے جا ملے ہیں اور ہم تجھ سے اور تُو ہم سے راضی ہے۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ساتھی اللہ سے جا ملے ہیں اور اللہ ان سے راضی ہے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 267، حرام بن ملحان، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اس واقعہ کے بارے میں بھی بیان کرتے ہیں کہ واقعات بئر معونہ اور رجیع سے قبائل عرب کے اس انتہائی درجہ کے بغض و عداوت کا پتہ چلتا ہے جو وہ اسلام اور متبعین اسلام کے متعلق اپنے دلوں میں رکھتے تھے۔ حتی کہ ان لوگوں کو اسلام کے خلاف ذلیل ترین قسم کے جھوٹ اور دغا اور فریب سے بھی کوئی پرہیز نہیں تھا اور مسلمان باوجود اپنی کمال ہوشیاری اور بیدار مغزی کے بعض اوقات اپنی مومنانہ حسن ظنی میں ان کے دام کا شکار ہو جاتے تھے۔ حفاظ قرآن، نماز گزار، تہجد خواں مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ کر اللہ کا نام لینے والے اور پھر غریب مفلس فاقوں کے مارے ہوئے یہ وہ لوگ تھے جن کو ان ظالموں نے دین سیکھنے کے بہانے سے اپنے وطن میں بلایا اور پھر جب مہمان کی حیثیت میں وہ ان کے وطن میں پہنچے تو ان کو نہایت بے رحمی کے ساتھ تہ تیغ کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان واقعات کا جتنا بھی صدمہ ہوتا کم تھا۔ مگر اس وقت آپ نے رجیع اور بئر معونہ کے خونی قاتلوں کے خلاف کوئی جنگی کارروائی نہیں فرمائی۔ (صدمہ ضرور ہوا لیکن ان کے خلاف جنگی کارروائی کوئی نہیں ہوئی) البتہ اس خبر کے آنے کی تاریخ سے لے کر برابر تیس دن تک آپ نے ہر روز صبح کی نماز کے قیام میں نہایت گریہ وزاری کے ساتھ قبائل رِعل اور ذَکوان اور عُصَیَّہ اور بنولَحیان کا نام لے لے کر خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی کہ اے میرے آقا! تُو ہماری حالت پر رحم فرما اور دشمنان اسلام کے ہاتھ کو روک جو تیرے دین کو مٹانے کیلئے اس بے رحمی اور سنگدلی کے ساتھ بے گناہ مسلمانوں کا خون بہا رہے ہیں‘‘ (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 520 تا 521)

پس آج بھی دشمن کے ہاتھ کو روکنے کے لئے دعاؤں کے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان لوگوں کی پکڑ کے سامان کرے اور ہمارے لئے بھی آسانیاں پیدا فرمائے۔

حضرت سعدؓ بن خولہ ایک صحابی تھے اور بعض کے نزدیک آپ ابن ابی رُھْم بن عبدالعُزّٰی عامِری کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ اسلام لائے اور سابقین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کرنے والوں میں شامل تھے۔ حضرت سعد بن خولہ نے جب مکہ سے مدینہ ہجرت کی تو آپ نے حضرت کُلْثُوم بن ھِدم کے ہاں قیام کیا۔ ابن اسحاق موسیٰ بن عُقْبہ نے آپ کا ذکر اہل بدر میں کیا ہے۔ حضرت سعد بن خولہ جب غزوہ بدر میں شامل ہوئے تو اس وقت آپ کی عمر 25 برس تھی۔ آپ غزوہ اُحد، غزوہ خندق اور صلح حدیبیہ میں شامل تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سُبَیْعَہ اَسْلَمِیَّہ کے شوہر تھے۔ آپ کی وفات حجۃ الوداع کے موقع پر ہوئی۔ آپ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد آپ کے بچہ کی پیدائش ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی اہلیہ سے فرمایا کہ تم اب اس پیدائش کے بعد جس سے چاہو نکاح کر سکتی ہو۔ آپ کے حجۃ الوداع کے موقع پر فوت ہونے کے بارے میں سوائے طبری کے کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ ان کے نزدیک ان کی وفات پہلے ہوئی تھی۔ (اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 209 تا 210، سعد بن خولہ، مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)، (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 217، سعد بن خولہ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

پھر ایک صحابی ہیں حضرت اَبُوالْہَیْثَم۔ حضرت ابوالہیثم بن التّیہان انصاری کا اصل نام مالک تھا لیکن اپنی کنیت ابوالہیثم سے مشہور ہوئے۔ آپ کی والدہ لیلی بنت عَتِیک قبیلہ بَلِّی سے تھیں۔ اکثر محققین کے نزدیک آپ قبیلہ اوس کی شاخ بَلِّی سے ہیں جو بَنُو عَبْدُ الْاَشْھَل کے حلیف تھے۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 7، صفحہ 365، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء)، (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 341، ابوالہیثم بن التَّیِّھَان، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)، (سیر الصحابہ، جلد 3، صفحہ 215، ابوالہیثم بن التَّیِّھَان، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی 2004ء) محمد بن عمر کہتے ہیں کہ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاہلیت کے زمانے میں بھی بتوں کی پرستش سے بیزار تھے اور انہیں برا بھلا کہتے تھے۔ حضرت اسعد بن زُرَارَہ اور حضرت ابوالہیثم توحید کے قائل تھے۔ یہ دونوں ابتدائی انصاری ہیں جنہوں نے مکہ میں اسلام قبول کیا۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 341، ابوالہیثم بن التَّیِّھَان، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء) بعض کے نزدیک بیعت عقبہ اولیٰ سے قبل جب حضرت اسعد بن زُرَارہ چھ آدمیوں کے ساتھ مکہ سے مسلمان ہو کر مدینہ آئے تو حضرت ابوالہیثم کو اسلام کی دعوت دی۔ چونکہ آپ پہلے ہی دین فطرت کی تلاش میں تھے آپ نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔ پھر بیعت عقبہ اولیٰ کے وقت جو بارہ آدمیوں کا وفد مکہ گیا تو اس وفد میں آپ شامل تھے۔ مکہ پہنچ کر آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ (سیر الصحابہ، جلد 3، صفحہ 215، ابوالہیثم بن التَّیِّھَان، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی 2004ء)

سیرت خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس بارے میں تحریر کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے الگ ہو کر ایک گھاٹی میں ان سے ملے۔ انہوں نے یثرب کے حالات سے اطلاع دی اور اب

کی دفعہ سب نے باقاعدہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یہ بیعت مدینہ میں اسلام کے قیام کا بنیادی پتھر تھی۔ چونکہ اب تک جہاد بالسیف فرض نہیں ہوا تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صرف ان الفاظ میں بیعت لی جن میں آپ جہاد فرض ہونے کے بعد عورتوں سے بیعت لیا کرتے تھے۔ یعنی یہ کہ ہم خدا کو ایک جانیں گے۔ شرک نہیں کریں گے۔ چوری نہیں کریں گے۔ زنا کے مرتکب نہیں ہوں گے۔ قتل سے باز رہیں گے۔ کسی پر بہتان نہیں باندھیں گے اور ہر نیک کام میں آپ کی اطاعت کریں گے۔ بیعت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم صدق وثبات کے ساتھ اس عہد پر قائم رہے تو تمہیں جنت نصیب ہوگی اور اگر کمزوری دکھائی تو پھر تمہارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے وہ جس طرح چاہے گا کرے گا۔ یہ بیعت تاریخ میں بیعت عقبہ اولیٰ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ وہ جگہ جہاں بیعت لی گئی تھی عقبہ کہلاتی ہے جو مکہ اور منٰی کے درمیان واقعہ ہے۔ عقبہ کے لفظی معنی (لکھے ہیں کہ) ''بلند پہاڑی رستے کے ہیں۔'' (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 224 تا 225) حضرت ابوالہیثم ان چھ افراد میں شامل تھے جنہوں نے اپنی قوم میں سے سب سے پہلے مکہ جاکر اسلام قبول کیا اور پھر مدینہ واپس آکر اسلام کی اشاعت کی۔ ان کے بارے میں ایک روایت یہ بھی ملتی ہے کہ آپ سب سے پہلے انصاری ہیں جو مکہ جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ آپ بیعت عقبہ اولیٰ میں شامل ہوئے اور تمام محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ بیعت عقبہ ثانیہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر انصار میں سے بارہ نقباء منتخب فرمائے تو آپ بھی ان نُقَبَاء میں سے ایک تھے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 341 تا 342، ابوالہیثم بنالتَّیِّھان، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) نقباء نقیب کی جمع ہے جس کا مطلب ہے کہ جو علم اور صلاحیت رکھنے والے لوگ تھے انہیں ان کا سردار یا لیڈر یا نگران مقرر کیا تھا۔

ایک حدیث میں روایت ہے کہ بیعتِ عقبہ کے دوران حضرت ابوالہیثم نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اور بعض دیگر قبائل کے درمیان باہمی مدد کے کچھ معاہدے ہیں۔ جب ہم اسلام قبول کر لیں گے اور بیعت کر کے آپ ہی کے ہو جائیں گے تو ان معاہدوں کا معاملہ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے ویسا ہی ہوگا۔ (ابوالہیثم اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ) اس موقع پر میں آپ کی خدمت میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اے اللہ کے رسول! اب ہمارا تعلق آپ سے قائم ہو رہا ہے جب اللہ تعالیٰ آپ کی نصرت فرمائے اور آپ کی قوم پر آپ کو غلبہ نصیب ہو تو اس وقت آپ ہمیں چھوڑ کر واپس اپنی قوم میں نہ چلے جائیں اور ہمیں داغِ مفارقت نہ دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا اب تمہارا خون میرا خون ہو چکا ہے۔ اب میں تم میں سے ہوں اور تم مجھ میں سے ہو۔ جو تم سے جنگ کرے گا وہ مجھ سے جنگ کرے گا اور جو تم سے صلح کرے گا وہ مجھ سے صلح کرے گا۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 427، حدیث 15891، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مکہ کے بعد حضرت عثمان بن مَظْعُون اور حضرت ابوالہیثم انصاری کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 7، صفحہ 365 ابن الہیثم بنالتَّیِّھان، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری شخص کے پاس گئے اور آپ کے ساتھ آپ کے ایک ساتھی بھی تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس پانی ہو یا آج رات مشک میں رہا ہو تو پلاؤ ورنہ ہم یہیں سے منہ لگا کر پانی پی لیں گے۔ وہاں پانی بہہ رہا تھا۔ وہ شخص اپنے باغ میں پانی لگا رہا تھا۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس رات کا پانی ہے آپ جھونپڑی کی طرف چلئے۔ وہ شخص یعنی حضرت ابوالہیثم آپ اور آپ کے ساتھی دونوں کو لے گیا اور ایک پیالے میں پانی ڈالا۔ پھر اس پر گھر کی بکری کا دودھ دھویا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مشروب پیا پھر اس شخص نے بھی پیا جو آپ کے ساتھ تھا۔ یہ بخاری کی روایت ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الاشربہ، باب شرب اللبن بالماء، حدیث 5613)

اسی طرح ایک روایت ہے حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوالہیثم بن التیھان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کھانا تیار کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دعوت دی۔ جب سب کھانا کھا چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا۔ اپنے بھائی کو بدلہ بھی دو۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ! ہم اس کا کیا بدلہ دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کسی کے گھر میں جا کر کھانا کھائے اور پانی پیئے تو اس کیلئے دعا کرے۔ یہ اس کیلئے اس کھانے کا بدلہ ہے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الاطعمۃ، باب فی الدعاء لرب الطعام اذا اکل عندہ، حدیث 3853) یہ ہیں اعلیٰ اخلاق جو ہر مسلمان کے لئے ضروری ہیں۔

حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں گھر سے باہر نکلے جب عام طور پر کوئی باہر نہیں نکلتا اور نہ کوئی کسی سے ملتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے ابوبکر تجھے کیا چیز لے آئی؟ (یعنی گھر سے باہر آئے) تو انہوں نے عرض کیا کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کیلئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو دیکھنے اور اس کو سلامتی بھیجنے کے لئے نکلا ہوں۔ تھوڑی دیر تک حضرت عمر بھی آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے عمر تجھے کیا چیز لے آئی؟ عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھوک لے آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بھی کچھ بھوک لگی ہوئی ہے۔ پھر آپ سب لوگ حضرت ابوالہیثم انصاری کے گھر کی طرف چل پڑے۔ ان کے پاس کافی بکریاں اور کھجور کے درخت تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گھر پر نہ پایا۔ آپ نے ابوالہیثم کی بیوی سے کہا کہ تیرا خاوند کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت ابوالہیثم بھی مشک اٹھائے ہوئے آ گئے۔ انہوں نے مشک ایک طرف رکھ دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے اور اپنی جان و مال وارنے لگے۔ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوں۔ حضرت ابوالہیثم آپ تینوں کو لے کر اپنے باغ کی طرف گئے اور ایک چادر بچھا دی۔ پھر جلدی سے باغ کی طرف گئے اور کھجور کا پورا خوشہ ہی کاٹ کر لے آئے جس پر کچے پکے ڈوکے بھی تھے اور پکی ہوئی کھجوریں بھی تھیں۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوالہیثم! تم پکی ہوئی کھجوریں یا ڈوکے چن کر کیوں نہیں لائے بجائے جو سارا پورا bunch ہے وہ لے آئے ہو۔ تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے چاہا آپ اپنی پسند کے مطابق پکی کھجوریں یا ڈوکے خود چن کر کھا لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے کھجوریں کھائیں اور پانی پیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم! یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں تم قیامت کے دن پوچھے جاؤ گے۔ یعنی ٹھنڈا سایہ اور ٹھنڈا پانی اور تازہ کھجوریں۔ پھر حضرت ابوالہیثم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانے کا انتظام کرنے اٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دودھ دینے والی بکری کو ذبح نہ کرنا۔ اس پر انہوں نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور اسے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور سب نے اسے کھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہارا کوئی خادم بھی ہے؟ تو حضرت ابوالہیثم نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ہمارے پاس کوئی جنگی قیدی آئے تو ہمارے پاس آنا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو قیدی آئے تو حضرت ابوالہیثم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں میں سے ایک کو پسند کر لو۔ حضرت ابوالہیثم کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ ہی میرے لئے انتخاب فرما دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے۔ (یہ بات بھی خاص طور پہ ہر ایک کے لئے نوٹ کرنے والی ہے کہ جس سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے اس لئے ہمیشہ اچھا مشورہ دینا چاہئے۔) پھر آپ نے فرمایا کہ یہ خادم لے لو کیونکہ میں نے اسے عبادت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور جو خوبی اس خادم کی بیان فرمائی وہ یہ ہے کہ عبادت کرتا ہے۔ اللہ کو یاد کرنے والا ہے۔ اس کے دل میں نیکی ہے۔ اس کے ساتھ پھر فرمایا کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ حضرت ابوالہیثم اپنی بیوی کے پاس لوٹے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کے بارے میں بتایا تو وہ کہنے لگیں کہ تم اس نصیحت کا حق پوری طرح ادا نہیں کر سکو گے جو تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے یہی کہ نیک سلوک کرنا۔ اب عورت ذات ہے اور پھر نوکر بھی کوئی نہیں۔ کام کرنے والا جو ملا ہے اس کے بارے میں یہ دیکھیں معیار، مومنانہ شان۔ ان کی اہلیہ ان کو یہ کہنے لگی کہ حق تو تبھی پورا ہوگا کہ تم اس کو آزاد کر دو۔ جو تمہیں ملازم ملا ہے اس کو آزاد کر دو۔ اس پر حضرت ابوالہیثم نے اس کو آزاد کر دیا۔ (سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی معیشۃ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حدیث 2369) یہ شان تھی ان صحابہ کی۔

حضرت ابوالہیثم غزوہ بدر، اُحد، خندق اور دیگر تمام غزوات میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ غزوہ موتہ میں حضرت عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالہیثم کو خیبر میں کھجوروں کے پھل کا اندازہ کرنے کے لئے بھی بھجوایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکر نے آپ کو کھجوروں کے اندازے کے لئے بھجوانا چاہا تو انہوں نے جانے سے معذرت کر دی۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو کھجوروں کے اندازے کے لئے جایا کرتے تھے۔ اس پر حضرت ابوالہیثمؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھجوروں کا اندازہ کیا کرتا تھا جب میں اندازے کر کے واپس آتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعا فرماتے تھے۔ اس وقت ان کو وہ خیال آ گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں لیتا تھا اور ایک جذباتی کیفیت تھی۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ نے انہیں نہ بھجوایا۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 342، ابوالہیثم، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) تو یہ ایک جذباتی کیفیت تھی جو انہوں نے بیان کی ورنہ یہ لوگ وہ تھے جو ہمیشہ اطاعت کرنے والے تھے۔ نافرمانی کرنے والے نہیں تھے۔ اگر حضرت ابوبکرؓ پھر بھی حکم دیتے تو یہ ہو نہیں سکتا تھا کہ وہ تعمیل نہ کرتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کا آپ کو دوبارہ نہ کہنا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو بھی ان کی اس جذباتی کیفیت کا خیال آ گیا اور سمجھ گئے۔ اس لئے حکم نہیں دیا۔ پھر جب حضرت عمر نے خیبر کے یہود کو جلاوطن کیا تو حضرت عمرؓ نے ان کی طرف ایسے افراد کو بھیجا جو ان کی زمین کی قیمت لگائیں۔ حضرت عمرؓ نے ان کی طرف حضرت ابوالہیثمؓ اور حضرت فروہؓ بن عمرو اور حضرت زیدؓ بن ثابت کو بھیجا۔ انہوں نے اہل خیبر کی کھجوروں اور زمین کی قیمت لگائی۔ حضرت عمرؓ نے اہلِ خیبر کو ان کی نصف قیمت دے دی جو کہ پچاس ہزار درہم سے زیادہ تھی۔ (کتاب المغازی للواقدی، جلد دوم، باب شان فدک، صفحہ 165، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2004ء) یہاں اب دیکھیں کہ وہ اس جگہ چلے گئے۔ وہ جذباتی کیفیت نہیں تھی۔ اب عرصہ گزر گیا تھا اس لئے ان کو کوئی روک نہیں کوئی ایسا امر مانع نہیں تھا۔

السلام علیکم کہنے کے متعلق بھی ایک روایت ان سے ملتی ہے۔ حضرت ابوالہیثمؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو السلام علیکم کہتا ہے اسے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے والے کو بیس نیکیاں ملتی ہیں۔ اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہنے والے کو تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 7، صفحہ 366، ابوالہیثم بن التیہان، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء) حضرت ابوالہیثمؓ کے زمانہ وفات کی بابت مختلف رائے پائی جاتی ہیں۔ بعض کے نزدیک آپ کی وفات حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ بعض کے نزدیک آپ کی وفات بیس یا اکیس ہجری میں ہوئی تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ نے جنگ صِفّین سینتیس ہجری میں حضرت علی کی طرف سے لڑتے ہوئے شہادت پائی‘‘۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 342، ابوالہیثم، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)، (اسد الغابہ، جلد 5، صفحہ 13، ابوالہیثم مالک بن التیہان، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

تو یہ تھے وہ صحابہ جنہوں نے ہمارے لئے اُسوہ کو قائم کیا اور ہمیں بہت ساری باتوں کے متعلق آگاہی بھی دی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

جمعہ اور نماز کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ یہ پہلا جنازہ مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کا ہے جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ 14؍اگست کو 94 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کا دل کا آپریشن 2000ء میں امریکہ میں ہوا تھا اس کے بعد وہاں فالج کا حملہ ہوا۔ اس کے بعد تقریباً صاحب فراش ہی رہے۔ 18؍جولائی 1924ء کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور مکرمہ سرور سلطان بیگم صاحبہ بنت حضرت غلام حسن صاحب پشاوری کے ہاں قادیان میں ان کی پیدائش ہوئی۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک پاس کیا۔ پھر 1949ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔اے ہسٹری اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا۔ ان کے پاس ہونے پر جب لوگوں نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مبارکبادیں تو علاوہ اور شکرگزاری کے الفاظ کے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے یہ بھی لکھا کہ دراصل مومنوں کی جماعت اپنی خوشی اور غمی کے موقعوں پر ایک دوسرے کے سہارے پر قائم ہوتی ہے اور ایک دوسرے کے سہارے سے راحت اور تسکین اور مضبوطی حاصل کرتی ہے کہ یہی جماعت کے نظریے کا مرکزی نکتہ ہے۔ پھر لکھتے ہیں کہ مگر میں دوستوں سے درخواست کروں گا کہ اس خوشی کی شرکت کے علاوہ یہ بھی دعا کریں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے عزیز مجید احمد کو علم کا ظاہری معیار پورا کرنے کی توفیق دی ہے اسی طرح اسے حقیقی علم سے بھی نوازے اور پھر اس علم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا کرے کیونکہ یہی ہماری زندگیوں کا اصل مقصد اور منتہا ہے۔ (مضامین بشیر، جلد 2، صفحہ 605)

مرزا مجید احمد صاحب نے 7؍مئی 1944ء کو اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی اور ساتھ تعلیم بھی جاری رکھی۔ دسمبر 1949ء میں جامعۃ المبشرین میں داخل ہوئے اور جولائی 1954ء میں جامعہ پاس کیا۔ ان کا نکاح 28؍دسمبر 1950ء کو جلسہ سالانہ کے تیسرے دن صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب عبداللہ خان صاحب اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھا۔ ان کی اولاد میں ان کی ایک بڑی بیٹی ہیں نصرت جہاں صاحبہ جو مرزا نصیر احمد طارق جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پوتے ہیں ان کی اہلیہ ہیں۔ پھر ان کے بیٹے ہیں مرزا محمود احمد۔ پھر ان کی ایک بیٹی درثمین ہے جو میر محمود احمد صاحب کی بہو ہیں۔ پھر ان کے بیٹے تھے مرزا غلام قادر صاحب شہید اور ان کی اہلیہ ہیں امۃ الناصر جو سید میر داؤد احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ پھر ان کی ایک پانچویں بیٹی فائزہ صاحبہ ہیں جو سید مدثر احمد صاحب کی بیوی ہیں اور یہ بھی واقف زندگی ہیں۔

جولائی 1954ء میں مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب نے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ ان کا پہلا تقرر 20؍ستمبر 1954ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ہوا۔ 4؍نومبر 1956ء کو تحریک جدید کے تحت غانا کے شہر کماسی میں بطور پرنسپل سکول بھجوایا گیا۔ 24؍دسمبر 1963ء کو پاکستان واپس آئے۔ پھر اپریل 1964ء میں تعلیم الاسلام کالج میں دوبارہ تقرری ہوئی۔ پھر جب تعلیم الاسلام کالج بھٹو صاحب کے زمانے میں نیشنلائز ہوا تو اپریل 1975ء میں آپ نے نیشنلائزیشن کے بعد وہاں سے استعفیٰ دے دیا اور انجمن میں رپورٹ کر دی کہ میں واقف زندگی ہوں۔ 3؍جولائی 1975ء کو آپ کا تقرر بطور نائب ناظر تعلیم ہوا۔ 1976ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث امریکہ اور یورپ کے ممالک کے دورے پر تشریف لے گئے تو مرزا مجید احمد صاحب بطور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ تھے۔ 1978ء میں آپ کو نائب ناظر اعلیٰ مقرر کیا گیا اور 1984ء میں یہاں سے پھر ریٹائرڈ ہوئے۔ ان کے داماد سید مدثر احمد کہتے ہیں کہ انہوں نے سیرۃ المہدی کا کچھ حصّہ انگریزی میں ترجمہ کیا۔ اور الفضل میں باقاعدہ مضامین لکھتے تھے۔ علمی آدمی تھے۔ یہ مضامین کتابی صورت میں ’’نقطۂ نظر‘‘ کے نام سے چھاپے گئے ہیں۔ پڑھنے لکھنے کا بہت شوق تھا۔ میں نے بھی ان کو دیکھا ہے کہ اکثر وقت لائبریری میں مطالعہ کرنے میں گزارتے تھے۔ ان کی بہو مرزا غلام قادر شہید کی بیوہ امۃ الناصر لکھتی ہیں کہ بہت پیار کرنے والے، اعلیٰ ظرف کے مالک تھے۔ بچوں سے بہت پیار کرنے والے مخلص اور کھلے دل کے انسان تھے۔ یہ ان کی بڑی خوبی تھی کہ ہر عمر کے لوگوں میں ایڈجسٹ کر جاتے تھے اور ایک دوست کی طرح ان سے سلوک کرتے تھے۔ بچوں سے بھی بڑوں سے بھی نوجوانوں سے بھی۔ یہ لکھتی ہیں کہ ’’اپنے بیٹے مرزا غلام قادر شہید کی شہادت پر بہت صبر کا نمونہ دکھایا اور کہتی ہیں کہ شہادت کے بعد مرزا مجید احمد صاحب اور آپ کی اہلیہ بہت زیادہ قادر شہید کے بچوں کا خیال رکھتے۔ پھر بیماری کا بڑا لمبا عرصہ تھا اور بہت صبر اور ہمت کے ساتھ انہوں نے گزارا۔ غصہ والی طبیعت نہیں تھی۔ جس کسی سے بھی تعلق رکھا بہت مخلص ہو کر رکھا۔ اسی طرح ملازموں کا بھی خیال رکھنے والے تھے‘‘۔ ان کے داماد مرزا نصیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ’’مرزا مجید احمد صاحب صائب الرائے تھے اور بڑی واضح رائے رکھتے تھے۔ یہ نہیں کہ جو رائے چل پڑی ہے اسی میں ہاں کر دی بلکہ جو صحیح ہوتا تھا اس کے مطابق اپنی رائے کا اظہار کرتے تھے‘‘۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے اور ہمیشہ خلافت اور جماعت سے وابستہ رکھے۔

دوسرا جنازہ مکرمہ سیدہ نسیم اختر صاحبہ کا ہے جو محمد یوسف صاحب، آنبہ نوریہ ضلع شیخوپورہ کی اہلیہ تھیں۔ ان کی 27؍جولائی 2018ء کو وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ولی محمد صاحب کی پوتی اور قاضی دین محمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ پارٹیشن کے بعد آپ کے والد آپ کے خاندان کو لے کر قادیان سے ہجرت کر کے ربوہ منتقل ہو گئے۔ شادی کے بعد گاؤں آنبہ نوریہ میں زندگی گزاری۔ اس دوران مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ اٹھارہ سال مقامی مجلس کی صدر لجنہ بھی رہیں۔ صوم و صلوۃ کی پابند۔ تہجد گزار تھیں۔ غریب پرور تھیں۔ ہمسایوں سے حسن سلوک کرنے والی سادہ اور منکسر المزاج تھیں۔ بڑی مخلص خاتون تھیں۔ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی اور ترجمہ سے بھی پڑھنے والی تھیں۔ غور کرنے کی عادت تھی اور پھر اس پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرتی تھیں۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں اور کثیر تعداد میں احمدی اور غیر احمدی بچوں نے آپ سے قرآن کریم پڑھا۔ ان کے ایک بیٹے مالی مغربی افریقہ میں مبلغ ہیں۔ مالی میں ان کی تقرری ہوئی تو مغربی افریقہ میں ایبولہ بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ کسی غیر از جماعت نے ان سے کہا کہ آپ کو چاہئے کہ اپنے بیٹے کو ان حالات میں وہاں نہ بھجوائیں۔ وہاں تو بڑی وبا پھیلی ہوئی ہے۔ انہوں نے فوراً جواب دیا کہ میں نے اپنے دونوں بیٹے (دو بیٹے ان کے واقف زندگی ہیں، مربی ہیں) خدا کی راہ میں بہت دعاؤں کے بعد وقف کئے ہیں اور وقف کے بعد اب یہ اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ اب مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ خدا تعالیٰ ان سے کہاں اور کیسی خدمت لیتا ہے۔ مجھے تو اس بات پر ہی بہت فخر ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرے بچوں کو اپنی خدمت کی توفیق دی۔ اپنے بچوں کو بھی یہی نصیحت کرتی تھیں کہ خدا تعالیٰ نے اگر آپ کو خدمت کا موقع دیا ہے تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور اپنے وقف سے وفا کرنا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کے بیٹے ناصر احمد ناصر صاحب مبلغ سلسلہ مالی میں اور انصر محمود صاحب مربی سلسلہ پاکستان میں ہیں۔ یہ جو مالی میں ان کے بیٹے ہیں ان کے جنازے میں بھی شریک نہیں ہو سکے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نیکیاں ان کی نسلوں میں جاری فرمائے۔

......☆......☆......☆......

’’نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں
وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں
ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپؐ نے فرمایا کہ
جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کر لو۔‘‘
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 263)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

ہم احمدی جو آج دنیا کے قریباً ہر ملک میں موجود ہیں یا اکثر ممالک میں موجود ہیں ان کو ہمیشہ یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق اور مسیح محمدی کو ماننے کے بعد ہم نے اس مسیح محمدی سے جو عہد کیا ہے اس کو پورا کرنا ہے اور ہمیشہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو یاد رکھتے ہوئے اس کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں اور اس کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اعلیٰ اخلاق کو بھی اپنانا ہے تا کہ ان اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے لوگوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی بنیں، تا کہ پھر اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے اسکی جنّتوں کے وارث بھی بنیں

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے اہم چیز اس کی عبادت ہے، پس اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور عبادتوں کا جو طریق ہم مسلمانوں کو بتایا گیا ہے وہ ہے نمازوں کی ادائیگی اور اس کی حفاظت

جیسا کہ ہمیں حکم ہے کہ نمازیں باجماعت ادا کرو اور اس کیلئے مسجد میں جانے کا حکم ہے اور مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم ہے، آپ کے ملک ہالینڈ میں آج سے پچاس سال پہلے ہیگ میں ایک مسجد تعمیر کی گئی تھی اور گزشتہ دنوں اسکے پچاس سال پورے ہونے پر آپ لوگوں نے ایک تقریب منعقد کی اور ملکہ بھی اس میں تشریف لائیں، جماعت کو اس وجہ سے میڈیا میں ایک اچھی کوریج ملی، ٹی وی اخباروں وغیرہ میں کافی خبر چھپی، اس ایک مسجد کے پچاس سال پورے ہونے پر اب آپ کو خوش ہو کر بیٹھ نہیں جانا چاہئے، جب یہ مسجد یہاں تعمیر کی گئی تھی تو اس وقت یہاں جماعت کی تعداد چند افراد تھی، اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ سینکڑوں میں ہیں اور انشاء اللہ ہزاروں سے اوپر چلے جائیں گے، یہاں کے مقامی لوگ بھی احمدیت میں شامل ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت بڑھ رہی ہے، اب آپکو چاہئے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور فوری طور پر ایک اور شہر میں جہاں جماعت کی کچھ تعداد ہے باقاعدہ مسجد کی پلاننگ کریں

اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کیلئے، اعلیٰ اخلاق اور نیکیوں کو اپنانا بھی ضروری ہے، پھر اللہ تعالیٰ کام میں برکت بھی ڈالتا ہے

نیکیوں میں سے وہ نیکیاں جو معاشرے کا امن و سکون قائم رکھتی ہیں وہ آپس کا محبت و اتفاق ہے، ایک بھائی کا دوسرے بھائی سے محبت اور پیار کا سلوک ہے، ایک شخص کے دل میں دوسرے شخص کیلئے نیک جذبات اور احساسات ہیں، ایک عورت کے دوسری عورت کیلئے نیک خواہشات اور پیار و محبت کے جذبات ہیں، ایک دوسرے کیلئے ہر احمدی کے دل میں نیک جذبات ہونے چاہئیں۔ ہر وقت یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جیسے بھی حالات ہوں میری طرف سے دوسرے کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ کبھی کسی احمدی کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ مَیں اپنے آرام کی خاطر اپنی سہولت کی خاطر اپنے بھائی کو دکھ پہنچاؤں یا اس کو تکلیف دوں، اگر ہر احمدی اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگی گزارے کہ میرے بھائی کے میرے پر حقوق ہیں تو کبھی دنیا میں فساد اور لڑائی اور جھگڑے اور بدظنیاں پیدا نہیں ہوسکتیں یا کم از کم جماعت احمدیہ کی جو دنیا ہے اس میں کوئی فساد اور جھگڑے اور لڑائیاں نہیں ہوسکتیں

آج ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ کسی کو نقصان پہنچانا تو ایک طرف، اُس کا خیال بھی دل میں نہ لائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ایک دوسرے سے محبت میں آگے بڑھنے کی کوشش کرے، جب ہم میں سے ہر ایک کی یہ حالت ہوجائے گی کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت خالص اس کی رضا حاصل کرنے کیلئے کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے حُسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق کا اظہار اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کرنے والے ہوں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ بھی اپنے وعدے کے مطابق ہمیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا

جماعت احمدیہ ہالینڈ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 18؍جون 2006ء بروز اتوار سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا Nunspeet میں اختتامی خطاب

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

جب دنیا سے نیکیاں ختم ہونا شروع ہو جاتی ہیں، جب انسان اپنے نفس کا غلام بننا شروع ہو جاتا ہے، جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق انسان بھولنا شروع ہو جاتا ہے، جب روحانیت کی آنکھ اندھی ہونا شروع ہو جاتی ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی سنّت کے مطابق اپنے خاص بندے جو اس کے عشق و محبت میں ڈوبے ہوتے ہیں دنیا میں بھیجتا ہے تا کہ دنیا کو دنیا کی غلاظتوں کے بارے میں بتائیں اور انہیں ان کی پیدائش کے مقصد سے آگاہ کریں۔ ان کو تقویٰ کی راہیں دکھائیں اور انہیں اپنے خدا کا عبادت گزار بنائیں۔ انہیں برے اخلاق اور گناہوں سے خبردار کریں اور انہیں نیکیوں کے راستے دکھائیں۔ کیونکہ اگر دنیا کی اصلاح کیلئے اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندے دنیا میں نہ بھیجے اور انسانوں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے، ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے سزا دینا شروع کر دے تو انسان یہ رونا رو سکتا ہے کہ اے اللہ تُو سب انصاف کرنے والوں سے زیادہ انصاف کرنے والا ہے۔ تُو نے ہماری طرف کوئی سیدھا راستہ دکھانے والا تو بھیجا نہیں اور ہمیں ہمارے گناہوں کی سزا دے رہا ہے۔ تو اس اعتراض کو، اس رونے کو دُور کرنے کیلئے مختلف اوقات میں ہر قوم میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء بھیجے جو اپنی قوم کو تقویٰ اختیار کرنے اور نیکیوں پر قدم مارنے کی تلقین کرتے رہے اور پھر شریعت کو کامل کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں مبعوث فرمایا جو روئے زمین کے تمام انسانوں اور تمام وقتوں کے انسانوں اور تمام قوموں کیلئے بھیجے گئے۔

لیکن جیسا کہ انسانی فطرت ہے کہ انسان نیکیوں کو، نیک اعمال کو، اللہ کو جلد بھلا دیتا ہے اور شیطان کمزور طبیعتوں پر حملہ کرنے کی تاک میں رہتا ہے تو اس حملے کی وجہ سے انسان اس کی گود میں چلا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد بھی یہ انسانی فطرت کا عمل جاری رہنا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بتا کر کہ آپ کے بعد بھی ایسا زمانہ آئے گا جب لوگ دوبارہ دین سے ہٹ جائیں گے، دنیا کی طرف راغب ہو جائیں گے، دین میں بدعتیں آنی شروع ہو جائیں گی اور نفس کی خواہشات کے تابع ہو کر شیطان کی گود میں چلے جائیں گے۔ نہ ان کو حقوق اللہ کی ادائیگی کی فکر رہے گی اور نہ ہی حقوق العباد کی ادائیگی کی فکر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک علم دینے کے بعد فرمایا لیکن اے نبی! اپنی امت کے اس حال سے تُو مایوس اور غم زدہ نہ ہو۔ تیری اُمّت میں تجدید دین کرنے والے پیدا کرتا رہوں گا جو اپنے اپنے علاقوں میں پیدا ہوتے رہیں گے (سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب ما یذکر فی قرن المائۃ، حدیث 4291) اور میری اس آخری شریعت کو اس کی اصل حالت میں قائم رکھنے کی کوشش کریں گے اور پھر مَیں آخری زمانے میں تیرا ایک ایسا عاشق صادق پیدا کروں گا جو تیرے دین کی اشاعت کیلئے ہر وقت بے چین اور بے قرار رہے گا اور وہ میری نصرت و مدد کے ساتھ اسلام کی کھوئی ہوئی تعلیم کو، بُھلائی ہوئی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں قائم کرے گا۔ اور اس کی قائم کردہ جماعت تقویٰ پر قائم رہنے کی کوشش کرتے ہوئے اسکے بعد خلافت سے وابستہ ہو کر اسلام کی اشاعت اور بندوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بنانے اور نیکیوں اور اعلیٰ اخلاق کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے کوشش کرتی رہے گی۔

پس ہم احمدی جو آج دنیا کے قریباً ہر ملک میں موجود ہیں یا اکثر ممالک میں موجود ہیں ان کو ہمیشہ یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق اور مسیح محمدی کو ماننے کے بعد ہم نے اس مسیح محمدی سے جو عہد کیا ہے اس کو پورا کرنا ہے اور ہمیشہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو یاد رکھتے ہوئے اس کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں اور اس کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اعلیٰ اخلاق کو بھی اپنانا ہے تا کہ ان اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے لوگوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی بنیں۔ تا کہ پھر اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے اس کی جنّتوں کے وارث بھی بنیں۔

یاد رکھیں جو عہد کیا جائے اس کو پورا کرنے کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی اہمیت بتائی ہے۔ اللہ تعالیٰ متقی کی یہ نشانی بتاتا ہے کہ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عٰھَدُوْا (البقرۃ:178) اور جب عہد کرتے ہیں تو عہد کو پورا کرتے ہیں۔ اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جو عہد کرتے ہو اس کی پابندی کرو ورنہ عہد پورا نہ کرنے کی صورت میں ایک دن تم سے اس کی جواب طلبی ہو گی۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل:35) اور اپنے عہد کو پورا کرو کیونکہ ہر عہد کی نسبت یقیناً ایک نہ ایک دن جواب طلبی ہو گی۔ پس جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جواب طلبی ہو گی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب طلبی ہو گی اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب طلبی ہو تو کوئی بہانہ، کوئی عذر پیش نہیں کیا جا سکتا۔

پس اس زمانے میں ہر احمدی کہلانے والے نے زمانے کے امام سے جو بیعت کے عہد کا اعلان کیا ہے یہ اس عہد کا اعلان ہے کہ میں آپ کی جماعت میں شامل ہو کر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کروں گا

اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بھی حق ادا کروں گا اور اعلیٰ اخلاق کو بھی اپنانے کی کوشش کروں گا۔ پس ہر احمدی کے لئے یہ بڑا خوف کا مقام ہے کہ اس عہد بیعت کے بعد بھی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش نہ کرے۔ دوسرے جنہوں نے مسیح موعود کو نہیں مانا وہ تو اس عہد سے باہر ہیں۔ ان کے دین کی حالت کیا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے؟ وہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ لیکن ہم جو احمدی ہیں اگر اس دعویٰ کے بعد کہ ہم نے عہد بیعت کیا ہے پھر اس کو نہیں نبھاتے تو نہ دین کے رہیں گے نہ دنیا کے رہیں گے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جو عہد کا پاس نہیں رکھتا اس کا کوئی دین نہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 349، حدیث 12410، مسند انس بن مالک ؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس احمدی ہونے کا دعویٰ بھی ہو اور پھر ہم عہد بیعت پر عمل کرنے کی کوشش بھی ایک تڑپ کے ساتھ نہ کریں تو دنیا کی نظر میں معتوب ہیں کہ مسیح موعود کو کیوں مانا۔ جو لوگ مسیح موعود کو سچا نہیں سمجھتے ان کی نظر میں تو معتوب بن گئے اور عمل نہ کر کے اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی بھی مول لے رہے ہیں اور دین سے بھی خارج ہو رہے ہیں۔ پس ہر احمدی کو چاہئے کہ کوشش کرتے ہوئے اور ایک درد سے اپنی حالتوں پر غور کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کی بھی کوشش کرے اور اعلیٰ اخلاق اور نیکیاں اپنانے کی بھی کوشش کرے۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے اہم چیز اس کی عبادت ہے۔ پس اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور عبادتوں کا جو طریق ہم مسلمانوں کو بتایا گیا ہے وہ نمازوں کی ادائیگی اور اس کی حفاظت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى (البقرۃ:239) تم تمام نمازوں کی حفاظت کرو اور خصوصاً درمیانی نماز کی۔ اس زمانے میں دنیا کی دوسری مصروفیات اتنی زیادہ ہیں کہ نمازوں کی صحیح طرح حفاظت نہیں ہوتی اور یہ جو اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا حق ہے وہ انسان پوری طرح ادا نہیں کر سکتا اور نہیں کرتا۔ یاد رکھیں گو یہ عبادت اللہ کا حق ہے اور اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا ہے لیکن یہ جو دنیاوی حقوق ایک دوسرے کے ادا کئے جاتے ہیں یہ اس طرح کا حق نہیں ہے کہ دوسرے حقوق ادا کر رہے ہیں تو اپنی قربانی کر رہے ہیں۔ بلکہ یہ ایسا حق ہے جس کو ادا کرنے کا فائدہ بھی حق ادا کرنے والے کو ہو رہا ہے۔ جس کا حق ادا کیا جا رہا ہے اس کو بندہ کچھ نہیں دے رہا، نہ ہی کچھ دینے کی طاقت رکھتا ہے۔ وہ تو ہر چیز کا مالک ہے اور وہ ہمارا ربّ ہے۔ ہماری ضروریات پوری کرنے والا ہے۔ اس نے بندے کی یہ ذمہ داری لگائی ہے کہ کیونکہ مَیں نے تمہیں پیدا کیا ہے، تمہیں نعمتوں سے نوازا ہے، اس لئے میری عبادت کرو اور جو نمازیں فرض کی ہیں انکی ادائیگی بروقت اور صحیح طریق سے کرو۔ نتیجۃً یہی نمازیں جو ہیں تمہاری حفاظت کرنے والی بنیں گی۔ یہ جو بظاہر تم میرا حق ادا کر رہے ہو یہ اصل میں تم اپنی حفاظت کا انتظام کر رہے ہو۔ تم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہو گے اور شکرگزاری کے طور پر اس کے فضلوں اور انعاموں کے مزید وارث بنو گے کیونکہ اللہ تعالیٰ شکرگزاروں کو اور دیتا ہے، بڑھ کر دیتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی زندگی کا اُسوہ ہمارے سامنے ہے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ ذکر الٰہی سے پر تھا۔ آپ جو اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین ہیں آپ نے اپنی بیماری میں بھی نمازوں کی ادائیگی اور حفاظت کے نمونے اس لئے ہمارے سامنے پیش کئے اور اس لئے قائم فرمائے تا کہ ہمیں اس کی اہمیت کا احساس ہوتا رہے۔ پھر آپ نے ہمیں نصیحت فرماتے ہوئے فرمایا۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں پانچ بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی مَیل رہ جائے گی؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی مَیل نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دور کرتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب الصلوات الخمس کفارۃ، حدیث 528) تو دیکھیں کہ اس کی اہمیت بتانے کا کتنا خوبصورت انداز ہے۔ فرمایا کہ دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہے۔ یہ نہیں کہ نہانے کیلئے کچھ فاصلہ طے کر کے جانا ہے بلکہ نہر تمہارے دروازے کے پاس ہے۔ پانی ساتھ سے گزر رہا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے بھی تمہیں پاک کرنے کیلئے تمہاری کمزوریاں دور کرنے کیلئے تمہارے گناہ معاف کرنے کیلئے ایسا انتظام کر دیا ہے کہ جو تمہارے گھر میں ہی موجود ہے۔ پھر اس انتظام کی قدر نہ کرنا یہ تمہاری بدقسمتی ہے۔ نمازیں بھی کوئی تکلیف اٹھا کر ادا نہیں کی جا رہیں بلکہ جتنی بھی لمبی نمازیں پڑھی جائیں اللہ تعالیٰ کے جو انعامات ہیں ان کا بھی وہ حق ادا نہیں کر سکتیں۔ اس لئے فرمایا کہ جس طرح نہانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ ہاں جسم پر مل کر اپنی میل اتارنے کیلئے ذرا سے ہاتھ پیر ہلانے پڑتے ہیں۔ اسی طرح یہ نمازیں ہیں۔ یہ تھوڑا سا وقت جو ہم نمازوں کیلئے دیتے ہیں اس کے مقابلے میں جو فوائد ہیں وہ جیسا کہ مَیں نے کہا اَن گنت ہیں کہ اس وقت کی اس کے مقابلے میں کوئی اہمیت ہی نہیں ہے۔ اس لئے یہ بہانے نہ کرو کہ فلاں مصروفیت کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکا یا نماز قضاء ہو گئی۔ اس سے زیادہ سہولت اور کیا ہو سکتی ہے کہ تمہارے گھر کے دروازے تک اللہ تعالیٰ اس نہر کو لے آیا ہے۔ پھر بھی اگر مَیل کچیل سے جسم بھرا رہے۔ سر مٹی سے اَٹا ہو تو ایسا شخص یا تو انتہائی کاہل، سست اور گندہ کہلائے گا یا مخبوط الحواس کہلائے گا جس کے حواس نہ ہوں۔

پس یہ مثال دے کر ہمیں یہ بتا دیا کہ اسلام لانے کے بعد، مومن ہونے کا دعویٰ کرنے کے بعد اگر اپنی کاہلی کا داغ دھونا چاہتے ہو، اپنی روحانی پاکیزگی چاہتے ہو تو اپنی نمازوں کی حفاظت کرو۔ ورنہ تمہارے اور ایک کاہل گندے اور مخبوط الحواس آدمی میں کوئی فرق نہیں ہے۔

پس ہر احمدی کو چاہئے کہ اپنے جائزے لے اور اپنی نمازوں کی حفاظت کے انتظام کرے۔ اپنی روح کو اس مصفّٰی نہر کے پانی سے صاف کرے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا بنے۔ یہاں مَیں اس بات کا بھی اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ ہمیں حکم ہے کہ نمازیں باجماعت ادا کرو اور اس کیلئے مسجد میں جانے کا حکم ہے اور مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔

آپ کے ملک ہالینڈ میں آج سے پچاس سال پہلے ہیگ میں ایک مسجد تعمیر کی گئی تھی اور گزشتہ دنوں اس کے پچاس سال پورے ہونے پر آپ لوگوں نے ایک تقریب منعقد کی اور ملکہ بھی اس میں تشریف لائیں اور انتہائی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہماری تعلیم و روایات کا انہوں نے پورا خیال رکھا۔ یعنی انکے پروٹوکول کے افسر کو پہلے بتا دیا گیا تھا کہ مردوں سے مصافحہ نہیں کرنا تو انہوں نے نہیں کیا۔ جوتے اتار کر مسجد میں جانا ہے۔ عموماً یہ لوگ بوٹوں اور جوتی کے اوپر ہی غلاف سا چڑھا لیتے ہیں لیکن وہ اتار کے گئیں۔ اس سے یہاں کے اخباروں نے اچھے تاثر کا بھی اظہار کیا۔ کئی نے تعریف کی اور جو شدت پسند ہیں انہوں نے ڈھکے چھپے الفاظ میں طنز کرنے کی کوشش بھی کی۔ لیکن بہرحال جماعت کو اس وجہ سے میڈیا میں ایک اچھی کوریج ملی۔ ٹی وی اخباروں وغیرہ میں کافی خبر چھپی۔ اس ایک مسجد کے پچاس سال پورے ہونے پر اب آپ کو خوش ہو کر بیٹھ نہیں جانا چاہئے۔ جب یہ مسجد یہاں تعمیر کی گئی تھی تو اس وقت یہاں جماعت کی تعداد چند افراد تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ سینکڑوں میں ہیں اور انشاء اللہ ہزاروں سے اوپر چلے جائیں گے۔ یہاں کے مقامی لوگ بھی احمدیت میں شامل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت بڑھ رہی ہے۔ اب آپ کو چاہئے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور فوری طور پر ایک اور شہر میں جہاں جماعت کی کچھ تعداد ہے باقاعدہ مسجد کی پلاننگ کریں۔ ابھی موقع تازہ تازہ ہی ہے تو شاید اس وجہ سے مسجد کیلئے زمین کے پلاٹ کے حصول کیلئے اور تعمیر کیلئے آسانی پیدا ہو سکے۔ خدا کرے کہ ہو جائے۔ لیکن آپ کو کوشش کرنی چاہئے۔ پھر اس کے ساتھ تبلیغ میں بھی تیزی پیدا ہو گی اور آپ لوگوں کو تیزی پیدا کرنی چاہئے۔ آجکل میڈیا کے ذریعہ سے جو تعارف پیدا ہوا ہے اس سے بہترین رنگ میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ جن اخباروں نے ڈھکے چھپے لفظوں میں ملکہ کے اس عمل پر اعتراض کیا ہے یا اسلام پر اعتراض کرتے ہیں انکو نوجوان بھی اور دوسرے بھی خطوط لکھیں اور ملکہ کے اعلیٰ اخلاق اور وسعت حوصلہ کی داد دیں، تعریف کریں۔ اسلام کی تعلیم کے بارے میں خطوط لکھیں مختلف طبقوں تک پیغام پہنچانے کا انتظام کریں۔ یہ کام جلدی اور ایک جوش کے ساتھ کریں گے تو اس کا فائدہ ہو گا۔

اس ملک میں بھی اسلام کے بارے میں بڑا غلط تأثر پایا جاتا ہے اور اسلام کے بارے میں ایک طبقہ کا بڑا سخت رویّہ ہے۔ اب مسلسل اس تأثر کو دھونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن جیسا کہ مَیں ہمیشہ کہتا رہا ہوں اور یہی ہمیں اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ نے بتایا ہے، حکم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے، اس کی عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے اور اپنے اخلاق کے اعلیٰ نمونے اپنے ماحول میں قائم کرتے ہوئے یہ پیغام پہنچائیں گے، یہ کام کریں گے تو اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا انشاء اللہ۔ اور بعض لوگ جو سمجھتے ہیں کہ یہاں تبلیغ مشکل ہے۔ یہ لوگ دنیاداری کی طرف زیادہ مائل ہیں۔ آپ کا خیال یہی ہے کہ مائل ہیں سنتے نہیں باتیں۔ لیکن اگر دعاؤں کے ساتھ، ایک کوشش کے ساتھ، شوق کے ساتھ یہ کریں تو اللہ تعالیٰ انشاء اللہ ان میں سے ہی آپ کو کوئی سعید فطرت عطا فرما دے گا اور ہر سال ملتے بھی رہتے ہیں۔

پھر یہاں دوسری قومیتوں کے لوگ ہیں ان میں بھی تبلیغ کا کام تیز ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کیلئے اعلیٰ اخلاق اور نیکیوں کو اپنانا بھی ضروری ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کام میں برکت بھی ڈالتا ہے۔ جب آپس میں بھی ایک دوسرے سے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہو رہا ہو اور ماحول میں بھی آپ کے اعلیٰ اخلاق کا تأثر ہو اور یہی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی نشانی بتائی ہے کہ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ (المومنون:62) یعنی نیک کاموں میں ایک دوسرے

حدیث نبوی ﷺ

خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی ﷺ

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیما پوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی ﷺ

اَلْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ

اسودگی اور دولتمندی تو دل کی دولتمندی اور اسودگی ہے

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی ﷺ

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ

مسلمان کا گالی دینا بہت بڑا گناہ ہے

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

سے آگے بڑھتے ہیں۔ جلدی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس نیکیوں میں آگے بڑھنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور یہ نیکیاں بیشمار ہیں جن کے کرنے کا ہمیں حکم ہے۔ میں یہاں چند ایک کا بیان کر دیتا ہوں۔

سب سے بڑی نیکی جو معاشرے میں ایک انسان کا اثر قائم کرتی ہے وہ اس کا ہر حالت میں سچائی پر قائم ہونا ہے اور جھوٹ سے نفرت ہے۔ اور یہ ایک ایسا وصف ہے کہ اگر کسی میں قائم ہو جائے تو ماحول اس سے متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کی برائی کو شرک کے برابر قرار دیا ہے کیونکہ جھوٹ بولنے والا اس کے ذریعہ سے اپنے خیال میں اپنے مفاد حاصل کر رہا ہوتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر ایک غلط بات کو ایک ایسی گواہی کو جو بالکل جھوٹی ہو اپنے مفاد کیلئے استعمال کیا جائے تو ظاہر ہے ایسے شخص نے جھوٹ کو اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر لا کر کھڑا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج:31) یعنی پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رِجس قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج:31) دیکھو یہاں جھوٹ کو بُت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بُت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمّع سازی کے اَور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ اگر جھوٹ بولنے والے چاہیں کہ ہمارا جھوٹ کم ہو جائے تو جلدی سے دُور نہیں ہوتا۔‘‘ (ملفوظات، جلد3، صفحہ 350، ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان)

جب عادت پکی ہو جاتی ہے پھر اتنی آسانی سے دُور نہیں ہوتی۔ اس لئے عادت ڈالنی ہی نہیں چاہئے۔ ذرا سی غلط بیانی سے بھی بچنا چاہئے اور اگر کسی کو عادت ہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کو دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ انتہائی خطرناک برائی ہے جو نہ صرف اپنے آپ کو فائدہ پہنچانے کیلئے کی جاتی ہے بلکہ اس کے ذریعہ سے دوسروں کو نقصان پہنچانے کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔ اپنے دلوں میں بھرے بغضوں اور کینوں کی وجہ سے دوسرے کو نقصان پہنچانے کیلئے جھوٹی کہانیاں گھڑی جاتی ہیں۔ جھوٹی گواہیاں دی جاتی ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے اگلے کو نیچا دکھا دیا ہے اس کا یہ حشر کر دیا اور وہ کر دیا کہ یاد رکھے گا۔ یہ سوچتے ہی نہیں کہ اس جھوٹ کی وجہ سے ایک ایسے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں جو شرک کے برابر ہے اور اللہ تعالیٰ نے مشرک کیلئے بڑی سخت سزا رکھی ہے۔ پس اس برائی کو معاشرے سے ختم کرنے کیلئے مردوں کو اور عورتوں کو یکساں کوشش کرنی چاہئے ورنہ ہم بھی ان لوگوں میں شمار ہوں گے جن کا ظاہر کچھ اَور ہوتا ہے اور باطن کچھ اَور ہوتا ہے۔ نعرہ تو ہم یہ لگا رہے ہوں گے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مان لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں میں ہمارا شمار ہونے لگا ہے۔ لیکن قدم قدم پر ہماری غلط بیانیاں، اپنے مفاد حاصل کرنے کیلئے ذرا ذرا سی بات پر جھوٹ ہمیں اللہ تعالیٰ سے دُور کر رہا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حقیقت میں اللہ کا صحیح عبد بننے کی توفیق عطا فرمائے اور اس برائی سے بچائے۔

پھر نیکیوں میں سے وہ نیکیاں جو معاشرے کا امن و سکون قائم رکھتی ہیں وہ آپس کا محبت و اتفاق ہے۔ ایک بھائی کا دوسرے بھائی سے محبت اور پیار کا سلوک ہے۔ ایک شخص کے دل میں دوسرے شخص کیلئے نیک جذبات اور احساسات ہیں۔ ایک عورت کے دوسری عورت کیلئے نیک خواہشات اور پیار و محبت کے جذبات ہیں۔ ایک دوسرے کیلئے ہر احمدی کے دل میں نیک جذبات ہونے چاہئیں۔ ہر وقت یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جیسے بھی حالات ہوں میری طرف سے دوسرے کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پیش نظر رہنا چاہئے کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ دوسرے کیلئے بھی وہی چیز پسند نہیں کرتا جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحب لاخیہ مایحب لنفسہ، حدیث 13) یعنی کبھی کسی احمدی کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ مَیں اپنے آرام کی خاطر اپنی سہولت کی خاطر اپنے بھائی کو دکھ پہنچاؤں یا اس کو تکلیف دوں۔ اگر ہر احمدی اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگی گزارے کہ میرے بھائی کے میرے پر حقوق ہیں تو کبھی دنیا میں فساد اور لڑائی اور جھگڑے اور بدظنیاں پیدا نہیں ہو سکتیں یا کم از کم جماعت احمدیہ کی جو دنیا ہے اس میں کوئی فساد اور جھگڑے اور لڑائیاں نہیں ہو سکتیں۔ ہر وقت یہ سوچ ہو کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے، ہم اس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایسے نیک اور پاک جذبات کی قدر کرتا ہے اور اپنی شفقت اور پیار اور رضا کی چادر میں لپیٹ کر اپنے بندوں کو پھر انعامات سے نوازتا ہے۔

حضرت ابوھریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں مَیں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الحب فی اللہ تعالیٰ، حدیث 6548)

پس آج ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ کسی کو نقصان پہنچانا تو ایک طرف، اُس کا خیال بھی دل میں نہ لائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ایک دوسرے سے محبت میں آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ جب ہم میں سے ہر ایک کی یہ حالت ہو جائے گی کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت خالص اس کی رضا حاصل کرنے کیلئے کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے حُسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق کا اظہار اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کرنے والے ہوں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ بھی اپنے وعدے کے مطابق ہمیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا۔

پس ہر احمدی کو ہر وقت یہی اپنا مقصد اور مطمح نظر رکھنا چاہئے کہ تمام وہ اعلیٰ اخلاق جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے یا اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے یا اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں توجہ دلائی ہے ان پر پوری طرح عمل کرنے والے ہوں۔ اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے ہوں اور اپنی نسلوں میں بھی ان کو جاری رکھنے والے ہوں تا کہ یہ جو نیکیوں کی جاگ ہے نسلاً بعد نسلٍ چلتی چلی جائے اور اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی سربلندی کیلئے تاقیامت ہماری نسلیں کوشش کرتی چلی جائیں۔ ہمارے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگیوں کے معیاروں کو دیکھتے ہوئے وہ لوگ بھی جلد از جلد اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا شروع ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ہے جسے شریعت کاملہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے اور جس کی غلامی میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو اس زمانے میں زمانے کی اصلاح کیلئے اور اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس کرانے کیلئے دنیا میں بھیجا ہے۔ آپ نے اس جلسہ میں مختلف موضوعات پر علمی اور تربیتی تقریریں سنی ہوں گی۔ ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ یہی اس جلسہ کا مقصد ہے اور یہی آپ کے یہاں بیٹھنے کا مقصد ہونا چاہئے۔ تبھی آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مقصد سے فیض پانے والے ہو سکتے ہیں جس کے حصول کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے کا آغاز فرمایا تھا اور آج جماعت احمدیہ اس کی اِتبّاع میں تمام دنیا میں یہ جلسے منعقد کرتی ہے۔ پس اس روحانی مجلس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ عہد کریں کہ ہم اپنی عبادتوں کے معیار بھی بلند کریں گے اور اپنے اخلاق کے معیار بھی بلند کریں گے اور آپس کے تعلقات کو پہلے سے بڑھ کر نبھانے کی کوشش کریں گے چاہے وہ میاں بیوی کے تعلقات ہوں، بھائی بھائی کے تعلقات ہوں، دوست دوست کے تعلقات ہوں۔ ایک احمدی کے دوسرے احمدی کے ساتھ تعلقات ہوں۔ ہمیشہ یہ پیش نظر رکھیں کہ ہم نے ہر لمحہ تقویٰ کو مدنظر رکھنا ہے۔ تقویٰ میں بڑھنا ہے۔ عبادتوں میں ترقی کرنی ہے۔ نیکیوں پر قائم ہونا ہے اور آپس میں محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنی ہے تا کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں تو سفرِ آخرت مکروہ نظر نہ آئے۔ اللہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے اپنی جماعت کے لئے کی ہیں اور سب سے بڑھ کر ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے اپنی اُمّت کیلئے کی ہیں اور ہم کبھی بدنصیبوں میں شمار نہ ہوں۔ اب دعا کر لیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 19 رجنوری 2018)

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ (سورۃ البقرہ:187)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

کلامُ الامام

’’لوگوں سے مروت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 400)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

’’خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 400)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

’’جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے‘‘

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 119)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔ اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

’’اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے‘‘

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 119)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے روشن ثبوت ہیں

وہی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی قدر کرسکتا ہے جو صحابہ کرام کی قدر کرتا ہے، جو صحابہ کرام کی قدر نہیں کرتا وہ ہرگز ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں کرتا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 16؍مارچ 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صحابہؓ کا کیا مقام و مرتبہ بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے روشن ثبوت ہیں۔ اب کوئی شخص ان ثبوتوں کو ضائع کرتا ہے تو وہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ضائع کرنا چاہتا ہے۔ پس وہی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی قدر کرسکتا ہے جو صحابہ کرام کی قدر کرتا ہے۔ جو صحابہ کرام کی قدر نہیں کرتا وہ ہرگز ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں کرتا۔ صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئے اور وہ آپ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ایسے گم ہو گئے کہ وہ اس کیلئے ہر ایک تکلیف اور مصیبت اٹھانے کو ہر وقت تیار تھے۔

سوال حضور انور نے صحابہ کی پاکیزہ سیرت کے حوالے سے افراد جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صحابہ رضوان اللہ علیہم کے مقام کو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ جب ہم صحابہ کی سیرت کے بارے میں پڑھتے ہیں اور ان کے عملی نمونوں کے بارے میں علم حاصل کرتے ہیں تب ہی ان کا اہم مقام ابھر کر سامنے آتا ہے اور یہ جو مقام ہے یہ ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے کہ ان کی سیرت، ان کا اُسوہ، ان کے کام، ان کی اطاعت، ان کی عبادت کے معیار ہمارے لئے نمونہ ہیں اور ہم ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو دجانہؓ کے کیا اوصاف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابودجانہ انصاریؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ ہجرت سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ مدینہ کے رہنے والے تھے۔ جنگ بدر میں شامل ہوئے۔ اُحد کی جنگ میں بھی شمولیت کی توفیق ملی۔ جنگ کا پانسہ پلٹنے کے بعد آپ بھی آنحضور ﷺ کی حفاظت کی خاطر آپ کے قریب رہے اور انتہائی زخمی ہونے کے باوجود پیچھے نہیں ہٹے۔

سوال حضرت ابو دجانہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اعزاز عطا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار بلند کر کے فرمایا کہ کون ہے جو آج اس تلوار کا حق ادا کرے گا تو حضرت ابودجانہ انصاری آگے بڑھے اور کہا کہ مَیں اس تلوار کا حق ادا کروں گا۔ آنحضرتؐ نے ان کا یہ جذبہ دیکھ کر ان کو تلوار دے دی۔ پھر انہوں نے دوبارہ جرأت کر کے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ! اس تلوار کا حق ادا کس طرح ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا کہ یہ تلوار کسی مسلمان کا خون نہیں بہائے گی۔ دوسرے اس سے کوئی دشمن کافر بچ کر نہیں جائے گا۔

سوال اللہ تعالیٰ کو حضرت ابودجانہؓ کی کون سی ادا پسند آئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جو تلوار آنحضرت ﷺ نے آپ کو دی تھی آپ یہ تلوار لے کر بڑے فخر سے اور اکڑ کر میدان جہاد میں آئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عام حالات میں تو اللہ تعالیٰ کو بڑائی کا اس قسم کا اظہار پسند نہیں ہے۔ لیکن آج میدان جنگ میں ابود جانہ کی اکڑ کر چلنے کی جو ادا ہے یہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آئی ہے۔

سوال حضرت ابودجانہ کی شہادت کس طرح ہوئی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذّاب کے خلاف جنگ کرتے ہوئے آپ نے شہادت پائی۔ انہوں نے بڑی بہادری سے قلعہ کا دروازہ کھولنے کیلئے ایک تدبیر کی اور اپنے ساتھیوں کو کہا کہ مجھے دیوار سے اندر پھینک دو۔ جب ان کو پھینکا گیا تو گرنے سے ان کی ٹانگ بھی ٹوٹ گئی لیکن اس کے باوجود بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے قلعہ کا دروازہ کھول دیا اور مسلمان اندر داخل ہو گئے۔ اس حالت میں لڑتے ہوئے وہ شہید ہوئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد بن مسلمہ کی کیا خصوصیات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت محمد بن مَسۡلَمَہ ابتدائی انصاری مسلمانوں میں سے تھے۔ بڑے بہادر اور نڈر انسان تھے۔ اُحد کی جنگ میں بھی شامل تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر انکو اپنی تلوار عطا فرماتے ہوئے فرمایا کہ جب تک مشرکین کے ساتھ تمہاری جنگ ہو اس تلوار کے ساتھ ان سے جنگ کرتے رہنا۔ اور جب ایسا زمانہ آئے کہ مسلمان آپس میں لڑنے لگ جائیں تو یہ تلوار توڑ دینا اور اپنے گھر بیٹھ جانا یہانتک کہ کوئی تم پر حملہ آور ہو یا تمہاری موت آ جائے۔ انہوں نے اس نصیحت پر عمل کیا اور حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد اس تلوار کو توڑ دیا۔ صحابہ کہتے تھے کہ اگر کسی پر فتنہ کا اثر نہیں ہوا تو وہ محمد بن مسلمہ تھے۔ انہوں نے فتنوں سے بچنے کیلئے ویرانے میں ڈیرہ ڈال لیا۔

سوال حضور انور نے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے کیا اوصاف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ وہ خوش قسمت تھے جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرتِ مدینہ کے وقت ابتدائی زمانے میں مدینہ میں میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ تقریباً چھ سات مہینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں مقیم رہے۔ مہمان نوازی کا بھی انہوں نے خوب حق ادا کرنے کی کوشش کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے ہوئے کھانے سے یہ کھانا کھاتے تھے۔ حضرت ابوایوب انصاری تمام غزوات میں شامل ہوئے۔

سوال حضرت ابوایوب انصاریؓ کی وفات کہاں ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوایوب جنگ روم میں بھی شامل ہوئے۔ آپ بوڑھے ہو چکے تھے لیکن صرف اس لئے شامل ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قسطنطنیہ کے بارے میں پیش گوئی کو پورا ہوتے دیکھ سکیں۔ بہرحال اس دوران آپ بیمار بھی ہو گئے۔ جب آپ سے آپکی آخری خواہش کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے کہا کہ تمام مسلمانوں کو میرا سلام کہنا اور میری قبر دشمن کے علاقے میں جہاں تک جا سکتے ہو وہاں جا کر بنانا۔ چنانچہ آپ کی وفات کے بعد آپ کا جنازہ دشمن کی سرزمین میں جہاں تک لے جایا جا سکتا تھا لے جایا گیا اور وہاں آپ کی تدفین ہوئی۔

سوال حضور انور نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے کیا اوصاف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہؓ بن رواحہ عرب کے مشہور شاعر تھے اور شاعرِ رسول کے لقب سے جانے جاتے تھے۔ غزوۂ بدر کے ختم ہونے کے بعد فتح کی خبر مدینہ پہنچانے والے بھی آپ ہی تھے۔ ایک موقع پر جب آنحضور ﷺ حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لیے بنوحارث بن خزرج قبیلہ کی طرف گئے تو راستے میں ایک جگہ عبداللہ بن ابئ بن سلول اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ آپ کی سواری سے کچھ گرد اُڑی تو اس نے کہا کہ ہم پر گرد نہ ڈالو۔ آپ نے انہیں اسلام کا پیغام دیا تو اس نے کہا کہ ہمیں مت بتاؤ جو تمہاری محفل میں آئے اسے بتاؤ۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ بھی وہیں بیٹھے تھے انہوں نے اپنے سرداروں کی پرواہ کیے بغیر آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ہماری مجلس میں تشریف لائیں ہم یہ پسند کرتے ہیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ موتہ کے امرائے لشکر کے متعلق کیا خوشخبری دی تھی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ موتہ کے امرائے لشکر کے بارے میں فرمایا کہ میں نے ان کو جنت میں سونے کے تختوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کی تمنائے شہادت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت زید بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ مجھے غزوہ موتہ میں ہمراہ لے گئے۔ ایک رات میں نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا جس میں وہ اپنی اہلیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ جمعرات کی وہ شام جب تم نے میرے اونٹ کے پالان کو سفر جہاد کیلئے درست کیا تھا اور آخری دفعہ میرے قریب ہوئی تھی تیری وہ حالت کیا خوب اور مبارک تھی۔ تجھ میں کوئی عیب یا خرابی تو نہیں مگر اب مَیں اس میدان جنگ میں آ چکا ہوں اور اس سے لوٹ کر میں تمہاری طرف کبھی واپس نہیں آؤں گا۔ گویا اپنے اہل خانہ کو یہ ان کا غائبانہ الوداع تھا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کی اطاعت رسول کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس دوران آپ نے فرمایا کہ لوگو! بیٹھ جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ مسجد سے باہر تھے، وہیں پر بیٹھ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا عَلٰى طَوَاعِيَةِ اللّٰهِ وَطَوَاعِيَةِ رَسُوْلِهٖ کہ اے عبداللہ بن رواحہ! اللہ اور رسول کی اطاعت کا تمہارا یہ جذبہ اللہ تعالیٰ اور بڑھائے۔

سوال حضرت عبداللہ بن رواحہ نے آنحضرت ﷺ کی صداقت کا اعتراف کرتے ہوئے کیا شعر لکھا تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک شعر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے ایسا کہا کہ اسے آپ کا بہترین شعر کہا جاسکتا ہے جس میں حضرت عبداللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

لَوْلَمْ تَكُنْ فِيْهِ آيَاتٌ مُّبَيِّنَةٌ
كَانَتْ بَدِيْهَتُهٗ تُنْبِيْكَ بِالْخَبَرِ

کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اگر سچائی اور صداقت کا اظہار کرنے کیلئے وہ تمام کھلے کھلے اور روشن نشانات نہ بھی ہوتے جو آپ کے ساتھ تھے تو بھی محض آپ کا چہرہ ہی آپ کی صداقت کے لئے کافی تھا جو خود آپ کی سچائی کا اعلان کر رہا تھا۔

سوال ابوجہل کو کن دو لڑکوں نے قتل کیا تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تاریخ میں دو چھوٹی عمر کے بھائیوں کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت مُعاذ بن حارث بن رفاعۃ اور حضرت مُعوّذ بن حارث بن رفاعۃ۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابوجہل کے قتل میں بھی انہوں نے حصہ لیا۔

سوال آج کل نام نہاد جہادی کس طرح نوجوانوں کو ریڈیکلائز کرتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آجکل تو حکومتوں پہ قبضہ کرنے کیلئے نوجوانوں کو زبردستی اغوا کیا جاتا ہے۔ پھر ریڈیکلائز (radicalize) کیا جاتا ہے۔ گزشتہ دنوں یہ خبر تھی کہ سیریا میں چودہ سال کا ایک لڑکا ان سے بچ کے نکل کے آیا تو کہنے لگا کہ میں سکول سے آ رہا تھا مجھے اغوا کر لیا اور اغوا کر کے پھر زبردستی مجھے ٹریننگ دی۔ پہلے میں نہیں مانا تو مجھ پر سختی کی گئی۔ آخر مجھ سے جنگ کروائی جاتی تھی اور بڑی مشکل سے پھر میں وہاں سے بچ کے آیا ہوں۔ تو مسلمان اسلام کے نام پر اس قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں جو سراسر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّه
(حیا سراسر خیر و برکت ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

یہ جوذیلی تنظیموں کے اجتماعات ہیں اس لئے منعقد کئے جاتے ہیں تاکہ مختلف پروگراموں میں حصہ لے کر خدام اپنے دینی، علمی، روحانی معیاروں کو بہتر کرسکیں اور بہتر کرنے کی طرف توجہ دے سکیں اور ساتھ ہی مختلف کھیلوں کے پروگرام ترتیب دے کر اس بات کا بھی خیال رکھا جاتا ہے کہ جسم کا جو حق ہے وہ بھی ادا کیا جائے کیونکہ صحت مند جسم ہوگا تو زندگی کا جو اصل مقصد ہے یعنی عبادت، اس کا بھی حق ادا ہوسکتا ہے اور پھر کھیلوں کے پروگراموں سے شائقین کی بھی اور پلیئرز (players) کی بھی ذہنی تفریح بھی ہوجاتی ہے، ہمیشہ یاد رکھیں کہ صحت مند تفریح صحت مند جسم کیلئے ہے اور صحت مند جسم اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجاآوری کیلئے ضروری ہے

یہ عبادتیں ہی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل نے تمہیں باقی تعلیمات پر عمل کرنے کے قابل بنانا ہے

ہر احمدی کی ہر خادم کی اصلاح تب ہوگی، اُس کا خدا سے تعلق تب پیدا ہوگا، دنیا کے کاروبار اور مصروفیتوں کے بُت تب ٹوٹیں گے جب آپ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے بنیں گے ورنہ اللہ اکبر کے نعرے بھی کھوکھلے ہیں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے جو دعوے ہیں وہ بھی کھوکھلے ہیں

ہر حالت میں سچائی پر قائم رہنے اور جھوٹ سے بچنے، سنی سنائی بات کو آگے نہ پھیلانے، مومنوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے اور فتنہ پیدا کرنے والی باتیں نہ کرنے، صلہ رحمی کرنے اور پردہ وغیرہ امور سے متعلق قرآن وحدیث کی تعلیمات اور سنّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اہم نصائح

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے نیشنل اجتماع کے موقع پر 11رجون 2006ء بروز اتوار سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مئی مارکیٹ Mannheim میں اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج آپ کا یہ اجتماع اس وقت اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ یہ جوذیلی تنظیموں کے اجتماعات ہیں اس لئے منعقد کئے جاتے ہیں تاکہ مختلف پروگراموں میں حصہ لے کر خدام اپنے دینی، علمی، روحانی معیاروں کو بہتر کرسکیں اور بہتر کرنے کی طرف توجہ دے سکیں اور ساتھ ہی مختلف کھیلوں کے پروگرام ترتیب دے کر اس بات کا بھی خیال رکھا جاتا ہے کہ جسم کا جو حق ہے وہ بھی ادا کیا جائے کیونکہ صحت مند جسم ہو گا تو زندگی کا جو اصل مقصد ہے یعنی عبادت، اس کا بھی حق ادا ہوسکتا ہے اور پھر کھیلوں کے پروگراموں سے شائقین کی بھی اور پلیئرز (players) کی بھی ذہنی تفریح بھی ہوجاتی ہے۔ اس لئے ہماری کھیلوں کے پروگراموں میں یہ مقصد اصل میں مدنظر ہوتا ہے۔ ہارنے یا جیتنے پر ان لوگوں کی طرح کے ردّعمل ظاہر نہیں ہوتے جو کھیل کو اپنی اَنا اور زندگی اور موت کا سوال بنا لیتے ہیں اور پھر ہارنے جیتنے پر بعض اوقات ٹیموں کی آپس میں لڑائیاں بھی ہوجاتی ہیں اور بعض ریفری کے فیصلوں پر بھی لڑائیاں ہوجاتی ہیں۔ ایک دوسرے کی ٹیم کے کھلاڑیوں کو شدید نقصان پہنچایا جاتا ہے یا اس کی کوشش کی جاتی ہے۔ پھر شائقین بھی جو جس ٹیم کی طرف ہوتے ہیں ہارنے جیتنے پر نعرہ بازی کرتے ہوئے ایک دوسرے سے الجھ جاتے ہیں۔ گراؤنڈز میں آجاتے ہیں۔ سرپھٹول ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ تو کھیل میں یہ لغو حرکات اور لغویات جو ہیں یہ ہماری روایات میں نہیں ہیں اور کبھی بھی نہیں رہیں۔ ہم تو صحت مند جسم کیلئے صحت مند تفریح کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ یہ کوشش کی جاتی ہے کہ کھیلیں اس مقصد کیلئے ہوں اور اسی لئے ہماری گیمز میں سپورٹس مَین سپرٹ (Sportsman Spirit) کا اعلیٰ مظاہرہ ہوتا ہے اور نظر آنا چاہئے۔ یہی وسیع حوصلگی اور کھیل کو کھیل کی طرح سمجھنا یہی اصل مقصد ہے کہ کھیل بھی کھیلی جائے اور جسم کا حق بھی ادا کیا جائے اور یہی انسان کا اصل مقصد ہے کہ اس سے اس کو جماعت کیلئے کارآمد وجود بنایا جائے۔ عبادت کیلئے کارآمد وجود بنایا جائے۔ اس لئے ہمارے

ہاں اگر کوئی ایسی حرکت ہو جائے کہ کسی نے کھیل میں نامناسب رویہ اختیار کیا ہو تو بڑی سخت سزا بھی دی جاتی ہے۔ مَیں نئے نئے نوجوانوں کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیشہ ذہن میں یہ بات رکھیں کہ اُن کا جو مقصد ہے وہ ان کے مدّنظر ہونا چاہئے۔ جوانی کے جوش میں کبھی اپنی روایات کو بھول نہ جائیں۔ اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ صحت مند تفریح صحت مند جسم کیلئے ہے اور صحت مند جسم اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجاآوری کے لئے ضروری ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاں مختلف طبقات کی تربیت کی طرف توجہ کی اور ہر پہلو سے ان کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا وہاں خدام الاحمدیہ کی بھی رہنمائی فرمائی۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ ’’قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔‘‘ (خطباتِ محمود، جلد19، صفحہ 194، خطبہ بیان فرمودہ یکم اپریل 1938ء) اسی لئے آپ نے خدام کی روحانی اخلاقی اور دینی تربیت کے ساتھ ساتھ جسمانی طور پر بھی فٹ رکھنے کیلئے ان کو پروگرام دیئے۔ دنیا میں ہر جگہ خدام الاحمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اجتماعوں میں ایسے پروگرام بناتی ہے۔ اطفال کیلئے بھی پروگرام بنتے ہیں تاکہ ہمارے بچے بھی ہر لحاظ سے تربیت یافتہ ہو کر نوجوانی کی عمر کو پہنچیں اور نوجوان بھی صحیح طور پر تربیت حاصل کر کے اپنے نفس کے جذبات کو، اپنے نفس کو کنٹرول میں رکھیں اور اس طرح اپنے ذہنوں کو مزید جلا بخشیں اور اپنی سوچوں کو گہرا اور بالغ کرنے کی کوشش کریں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کی پہچان کر سکیں۔ اور یہی راز تھا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خدام کو یہ نعرہ دینے کا کہ ’’قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی‘‘۔ کہ نوجوان اپنی تربیت کر کے اپنے آپ کو اتنا صیقل کرلیں اتنا چمکالیں کہ ہر خادم ہر احمدی نوجوان احمدیت کا ایک چمکتا ستارہ بن جائے اور پھر آگے جماعت کی ذمہ واریاں سنبھالنے کے قابل ہو سکے۔

پس یہ کھیلوں کے پروگرام یا علمی پروگراموں کے مقابلے اس لئے نہیں ہوتے کہ آپ مقابلے کیلئے تھوڑی بہت تیاری کرلیں اور مقابلہ جیت کر انعام لے لیں اور بعد میں نعرہ لگ جائے کہ فلاں ریجن زندہ باد اور فلاں ریجن زندہ باد۔ بلکہ یہ مقابلے اس لئے ہیں کہ یہ جو کھیلیں ہیں یہ آپ میں صحت مند تفریح کا احساس پیدا کریں اور نوجوان گھر میں بیٹھ کر ٹی وی پر فلمیں دیکھنے کی بجائے یا دوسری لغویات میں مصروف ہونے کی بجائے اپنی صحت کا خیال رکھیں تاکہ ان کے صحت مند جسم سے جماعت فائدہ اٹھا سکے۔

اور اسی طرح علمی مقابلے ہیں۔ وہ بھی اس لئے کئے جاتے ہیں کہ آپ کے ذہنوں میں علم کی جاگ لگائی جائے۔ قرآن کریم میں سے مختلف مقابلے کروا کر آپ کو اس قابل بنایا جاتا ہے کہ اس روحانی مائدہ سے، اس روحانی غذا سے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اتاری ہے آپ اس پر غور کریں اور اس کے علم کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس طرف مزید توجہ دیں۔ کیونکہ آج یہی ایک کتاب اور شریعت ہے جس کے احکامات پر عمل کر کے ہم اپنی اصلاح کر سکتے ہیں اور اصلاح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں جو ایک عقل مند انسان، ایک مومن انسان کی زندگی کا مقصد ہونا چاہئے۔ اور پھر ان احکامات پر عمل کے طریقے کیا ہیں؟ کس طرح ان پر عمل کرنا ہے؟ کیا معیار ہیں جو حاصل کرنے ہیں؟ اس کیلئے ہمارے سامنے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اُسوہ پیش فرمایا اور جس کے بارے میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرما دیا کہ اگر اپنی اصلاح چاہتے ہو، اگر ملک وقوم کا نام روشن کرنا چاہتے ہو، اگر جماعت کی نیک نامی چاہتے ہو، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہو تو میری یہ تعلیم جو قرآن کریم میں دی گئی ہے اس پر عمل کرنے کے طریقے اور سلیقے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت سے حاصل کرو کیونکہ یہ تمام ترقیات اب میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سب سے بڑا اور پہلا نمونہ ہمارے سامنے قائم فرمایا وہ عبادتوں کے اعلیٰ معیار کا ہے۔ کیونکہ یہ عبادتیں ہی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل نے تمہیں باقی تعلیمات پر عمل کرنے کے قابل بنانا ہے۔ اور آپ کی عبادتوں کے معیار کیا تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے ہی نوجوانی کی عمر میں بھی کس طرح غار حرا میں جا کر عبادت کیا کرتے تھے کئی کئی دن وہاں رہتے تھے اور عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ اسی لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ جو نعرہ یہاں لکھا ہوا ہے کہ اصل میں تو جوانی کی عمر ہی وہ زمانہ ہے جس میں تہجد، دعا اور ذکر الٰہی کی طاقت ہوتی ہے۔ پس اس زمانے سے فائدہ اٹھانا چاہئے بجائے اسکے کہ اس کو لغویات میں ضائع کیا جائے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کی نبوت پر فائز ہونے کے بعد تو ایسی حالت تھی کہ ان کو الفاظ میں بیان ہی نہیں کیا جا سکتا۔ تبھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا تھا جب آپ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت اور نوافل کے بارے میں کسی نے پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ وہ اتنی لمبی اور پیاری اور حسین ہوا کرتی تھیں کہ اس نماز کی لمبائی اور حسن وخوبی کے متعلق مت پوچھو۔ (صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب قیام النبیؐ باللیل فی رمضان وغیرہ، حدیث 1147) یعنی وہ چیز الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی اور یہ تھا نمونہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا کہ میں نے جنّ و اِنس کو عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ اس کے بعد کس طرح ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کیلئے انسان کو پیدا کیا ہے انسان کامل اس سے لمحہ بھر بھی غافل رہتا یا ادھر ادھر ہوتا۔ آپ کے اس طرح اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے ذکر میں ہر وقت ڈوبے رہنے کی تعریف اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں فرمائی ہے۔ آپ سے یہ اعلان کروایا ہے کہ قُلْ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الانعام:163) تو کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

پس یہ اعلان کروا کر ایک معیار اور نمونہ ہمارے سامنے رکھ دیا کہ جس کو تم نبی مانتے ہو جس کو نبی ماننے کا تمہارا دعویٰ ہے اس کی تو یہ حالت ہے۔ تم بھی اپنا سب کچھ اللہ کی خاطر کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ کو ہی اپنا رب سمجھو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور یہاں تک پہنچایا ہے۔ اگر ہر ایک اپنی پہلی حالت پر غور کرے اور پھر دیکھے کہ ہمارے رب کے ہمارے پر کتنے احسانات ہیں تو اس کے احسانوں کے آگے جھکتے چلے جائیں گے اور پھر ہماری عبادتیں بھی خالص اللہ کیلئے ہوجائیں گی۔ ورنہ اگر دنیا کی چیزوں کو، اپنے کاروبار کو ربّ سمجھتے رہے اور اپنی نمازوں کی حفاظت نہ کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ، حدیث 246)

پس ہر احمدی کی، ہر خادم کی اصلاح تب ہوگی، اُسکا خدا سے تعلق تب پیدا ہوگا، دنیا کے کاروبار اور مصروفیتوں کے بُت تب ٹوٹیں گے جب آپ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے بنیں گے ورنہ اللہ اکبر کے نعرے بھی کھوکھلے ہیں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے جو دعوے ہیں وہ بھی کھوکھلے ہیں۔ ہر احمدی کو چاہئے کہ اس کی حفاظت کی کوشش کرے۔ ہر خادم کو چاہئے کہ اس کی حفاظت کی کوشش کرے اور پہلے سے بڑھ کر اپنے نمازوں کے معیار کو بڑھائیں۔

پھر سچائی ہے ہر حالت میں سچائی پر قائم رہنا ہے۔

اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ کیا تھا؟ آپ کی سچائی کا معیار کیا تھا؟ وہ بلند مقام تھا کہ ابو جہل جو بدترین دشمن تھا، جو آپ کا سب سے بڑا دشمن تھا، اس نے بھی یہ گواہی دی کہ ہم تمہیں جھوٹا نہیں کہتے (سنن الترمذی، ابواب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ الانعام، حدیث 3064) اور نہ کہہ سکتے ہیں کیونکہ آج تک ہم نے آپ کی ذات میں جھوٹ نہیں دیکھا۔ لیکن جس کو اللہ ہدایت نہ دے اس کو تو پھر کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور نہ وہ ہدایت پا سکتا ہے۔ یہ کہنے کے باوجود کہ کبھی جھوٹ نہیں دیکھا اس نے یہی کہا کہ ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ تمہاری سچائی کے قائل ہونے کے باوجود ہم یہ ماننے کو تیار نہیں کہ آپ جو تعلیم لے کر آئے ہیں وہ سچی ہے۔ اس کو ہم جھوٹا ہی کہیں گے اور کبھی نہیں مانیں گے اور اسی لئے اس کا بدانجام بھی ہوا۔ اسی طرح اَور بہت سے واقعات ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ دشمن بھی ہمیشہ نبوت کے دعویٰ سے پہلے بھی اور بعد میں بھی آپ کی سچائی کے قائل رہے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ماننے والوں کے سچائی کے معیار کیا دیکھنا چاہتے تھے؟ اس بارے میں ایک روایت بیان کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ (صحیح البخاری، کتاب الشہادات، باب ما قیل فی شھادۃ الزور، حدیث 2653) اور ایک روایت میں آپ نے فرمایا جھوٹی قسم کھانا جسکے ذریعہ سے انسان کسی مسلمان کا حق مارے یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب استتابۃ المرتدین والمعاندین وقتالھم، باب اثم من اشرک باللہ......الخ، حدیث 6920)

اب یہ دیکھیں آجکل بعض لوگ اپنا ناجائز طور پر حق لینے کیلئے یا کسی کا حق مارنے کیلئے، کسی دوسرے کو نقصان پہنچانے کیلئے غلط بیانی کر جاتے ہیں۔ بعض دفعہ بعض احمدی بھی کر جاتے ہیں چاہے اِکّا دُکّا ہی کیس ہوں۔ آپ نوجوان اور بچے اس بات کو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ اس لئے ہمیشہ سچائی پر قائم ہوں اور سچ بولیں۔ اور سچائی کا جو وصف ہے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں اس حد تک پیدا کرنا چاہتے تھے کہ آپ نے ایک دفعہ ایک عورت کو اپنے بچے کو اپنے پاس یہ کہہ کر بلانے پر کہ ادھر آؤ مَیں تمہیں ایک چیز دوں گی۔ فرمایا کہ اگر تم اس کو کوئی چیز نہ دیتی تو یہ جھوٹ بولنے والی بات تھی (سنن ابی داؤد، کتاب الاداب، باب فی التشدید فی الکذب، حدیث 4991) اور پھر اس طرح بچہ بھی جھوٹ سیکھتا ہے۔

پس آپ جو نوجوان ہیں ہمیشہ یاد رکھیں کہ ذرا سی بھی غلط بیانی اگر خود کرتے ہیں یا جن کے چھوٹے بچے ہیں وہ اپنے بچوں کے سامنے کریں گے تو جھوٹ سکھانے والے بن جائیں گے۔

پھر ایک بیماری ہے کہ زبان کے چسکے کیلئے، مزے لینے کیلئے ہر سنی سنائی بات مجلسوں میں یا اپنے دوستوں میں بیان کرنے لگ جاتے ہیں کہ فلاں شخص نے یہ بات کی تھی۔ فلاں عہدیدار نے یہ بات کی تھی اور اس کی اور فلاں قائد کی یا مہتمم کی یا فلاں ریجنل امیر کی بڑی آجکل ٹھنی رہتی ہے۔ حالانکہ بات کچھ بھی نہیں ہوتی۔ سوائے اس کے کہ اس سے فتنہ پیدا ہو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ دوسرے شخص کی یا اشخاص کی جن کے متعلق باتیں کی جا رہی ہیں صرف بدنامی ہو رہی ہوتی ہے۔ اس بیہودگی کو روکنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی انسان کے جھوٹا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔ (صحیح مسلم، مقدمہ الکتاب لامام مسلم، باب النھی عن الحدیث بکل ما سمع، حدیث 7)

پھر ایک بیماری ہے کسی بات کو دو آدمیوں کے درمیان اس طرح بیان کرنا جس سے دو مومنوں کے درمیان رنجش پیدا ہو یا پیدا ہونے کا خطرہ ہو۔ اور کئی دفعہ ایسے واقعات ہوتے ہیں جس سے ایک شخص اپنی بدفطرتی کی وجہ سے دو خاندانوں میں پھوٹ ڈال دیتا ہے، فتنہ پیدا کر دیتا ہے۔ پہلے کہا جاتا تھا کہ عورتیں ایسی باتیں کرتی ہیں لیکن اب تو مردوں میں بھی یہ بیہودگی اور لغویات پیدا ہو چکی ہیں۔ بعض میں تو بہت زیادہ ہے جس سے دو خاندانوں کے تعلقات ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن اب تو اس حد تک یہ بڑھ چکی ہے کہ بعض دفعہ فکر پیدا ہو جاتی ہے۔ میاں بیوی میں پھوٹ ڈال دی جاتی ہے۔ تو ایسے فتنے پیدا کرنے والے شخص کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی بدترین ہے جس کے دو منہ ہوں۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، باب ذم ذی الوجہین وتحریم فعلہ، حدیث 6630) یعنی ایک کے پاس جا کے کوئی بات کی۔ دوسرے کے پاس جا کے کچھ بات کی تا کہ فتنہ پیدا ہو اور ایسا شخص بڑا منافق اور چغل خور ہے۔

پس ہمیشہ ایسی باتوں سے بچنا چاہئے۔ یہی عمر ہے بچوں کی بھی، نوجوانوں کی بھی جو جوانی میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان کی بھی اور جو نوجوان ہیں ان کی بھی کہ اس عمر میں برائیوں سے بچنے کی اپنے آپ کو جتنی عادت ڈال لیں گے اتنی زیادہ اصلاح کی طرف قدم بڑھتا چلا جائے گا۔ ہماری اصلاح کیلئے جو حکم ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھو اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اور صحابہ اپنی اصلاح کے لئے ہر وقت انسان کامل صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کے راستے پوچھا کرتے تھے۔ جو بہت قریب رہنے والے تھے وہ تو آپ کے عمل کو دیکھ کر اپنی اصلاح کر لیا کرتے تھے جو زیادہ قریب نہیں ہوتے تھے۔ وہ جب مجلس میں آتے تھے تو آ کر آپ سے سوال پوچھا کرتے تھے۔

ایک دفعہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا گر بتائیں جو سیدھا مجھے جنت میں لے جائے۔ (یہ نہیں تھا کہ مجھے کوئی ایسا گر بتائیں جس سے میری مالی حالت بہتر ہو جائے یا میرے خاندان کا وقار بلند ہو جائے۔ فکر تھی تو اپنی عاقبت کی) آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز باجماعت پڑھو۔ زکوۃ دو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو اور حسن سلوک کرو۔ (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب فضل صلۃ الرحم، حدیث 5983)

اب رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حسن سلوک میں تمام رشتے آ جاتے ہیں۔ بعض نوجوان شادیوں کے بعد اپنی بیویوں یا ان کے ماں باپ یا بہن بھائی سے حسن سلوک نہیں کرتے۔ بعض لڑکوں کے ماں باپ کی طرف سے پابندیاں لگ جاتی ہیں۔ تو ایسے نوجوانوں کو اپنے ماں باپ کو بھی سمجھانا چاہئے کہ اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس کام کے کرنے سے جنت کی بشارت دے رہے ہیں آپ ہمیں اس سے روک رہے ہیں۔ تو جہاں اللہ اور رسول کے حکموں پر صحیح عمل نہ ہو رہا ہو وہاں ادب کے دائرے میں رہ کر بڑوں کو سمجھانا بھی ضروری ہے اور سمجھانے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ اللہ کی رضا کی خاطر اور دعا کر کے جب آپ اپنے حالات کو بہتر بنانے کیلئے اس طرح سمجھائیں گے تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائے گا۔ باتیں تو بہت سی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمائی ہیں، جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ حکم دیا ہے اور جن کو چھوڑنے کی ہمیں تلقین فرمائی ہے اور ان اوامر ونواہی کے جو اعلیٰ نمونے ہیں آنحضرت ﷺ نے خود بھی قائم فرمائے اور مختلف وقتوں میں صحابہ کو بھی نصیحت فرمائی اور فرمایا کرتے تھے کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا لیکن یہ سب تو اس وقت بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔

آپ میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ قرآن کریم کو پڑھیں۔ ان احکامات کو سمجھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے ان کے نمونے دیکھیں۔ آپ نے اپنی مجالس میں اپنے ماننے والوں کو جو بتایا ہے اس کو سنیں اور پڑھیں اور زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ درسوں میں، تقریروں میں، خطبات میں جو مختلف نصائح سنتے ہیں اور یہاں اجتماع پہ بھی آپ اس لئے اکٹھے ہوئے تھے کہ علمی اور روحانی پیاس بجھانے کی کوشش کریں ان پر بھی عمل کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ انسانی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس سے ایک مومن کی زندگی کی اصلاح ہو سکتی ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بیان نہ فرمایا ہو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں ہمارے سامنے اس کی وضاحت نہ فرمائی ہو۔ اگر ہم اتنا کچھ میسر آنے کے بعد بھی اس پر عمل نہ کریں تو یہ ہماری بدقسمتی ہوگی۔

ایک بات اَور ہے جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جس کا تعلق گو کہ براہ راست عورتوں سے ہے لیکن مرد بھی اپنے کسی کمپلیکس یا کمزوری کی وجہ سے اس میں حصہ دار بن رہے ہیں۔ اور وہ ہے پردہ۔

پردے کا، نظر کا پردہ کرنے کا حکم ویسے تو عورت مرد دونوں کو ہے۔ لیکن عورت کیلئے کچھ اس سے زائد بھی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا پردہ کا تعلق براہ راست عورت کے ساتھ ہے لیکن مردوں کا تعلق اس طرح بنتا ہے کہ جب بہت ساری بچیاں بیاہ کر یہاں آتی ہیں۔ کچھ تو پیدا ہی یہاں ہوئی ہیں، پلی بڑھی ہیں اور بیاہ کر یہیں دوسرے گھروں میں جاتی ہیں۔ ان کے پردوں کے بارے میں تو ان کے ماں باپ کو چاہئے تھا کہ جب ان کے گھروں میں تھیں تو ان کی صحیح تربیت کرتے اور پردے کی اہمیت کے بارے میں بتاتے۔ لیکن اب شادی کے بعد حجاب اور اسلامی پردے کی پابندی کے بارے میں خاوندوں کا فرض ہے کہ انہیں پیار سے سمجھائیں تا کہ وہ اس حکم کی تعمیل کرنے والی ہوں۔ لیکن جو میں نے پہلے کہا تھا کہ پاکستان سے بیاہ کر آنے والی یا ہندوستان سے بیاہ کر آنے والی وہاں تو وہ برقع پہنتی آئی ہیں لیکن یہاں آ کر ان کے برقعے اتر جاتے ہیں اور پردہ بھی نام کا ہی رہ جاتا ہے۔ صرف گلے میں ایک ہلکا سا دوپٹہ رہ جاتا ہے۔ اور عموماً پتا کرنے پر یہی راز کھلتا ہے کہ اصل میں مردوں کی عقل پہ پردہ پڑا ہوا ہے اور اس وجہ سے یہ حال ہوا ہے۔ پتا نہیں لڑکوں کو، نوجوانوں کو یا مردوں کو اس کا کیا کمپلیکس ہے۔

یہ بھی شکایات ملتی ہیں کہ مرد اور نوجوان لڑکیوں کو کہتے ہیں، اپنی بیویوں کو کہتے ہیں کہ اگر باہر ہمارے ساتھ جانا ہے تو پھر نقاب اتار کر چلو۔ سکارف باندھ لو یا دوپٹہ لے لو۔ چادر کی حد تک بھی مناسب ہوتا ہے۔ لیکن حجاب، دوپٹہ تو آہستہ آہستہ بالکل ہی ختم ہو جاتا ہے۔ لوگ کیا کہیں گے کہ بڑا بیک ورڈ (backward) آدمی ہے۔ ایسا بیک ورڈ ہونے پر تو آپ کو فخر ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک حکم کی تعمیل کرنے والے بن رہے ہیں۔ اور اگر لڑکیاں یہاں آ کر خود بھی یہ پردے اتارتی

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہمیشہ سچائی پر قائم رہتے ہوئے اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھاتے ہوئے اپنے کام سرانجام دیں‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15؍جولائی 2016)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اگر شعبہ تربیت فعال ہو جائے تو بہت سے دوسرے شعبوں کے کام خود بخود ہو جاتے ہیں‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15؍جولائی 2016)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’تربیت کا کام پہلے اپنے گھر سے شروع کریں اور یہ گھر صرف سیکرٹری تربیت کا گھر نہیں ہے بلکہ عاملہ کے ہر ممبر کا گھر ہے اور مجلس عاملہ سب سے بڑھ کر ہے کہ وہ اپنی تربیت کرے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15؍جولائی 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق عبادت کا ہے اور اس کیلئے مردوں کو یہ حکم ہے کہ نماز کا قیام کرو اور نمازوں کا قیام باجماعت نماز کی ادائیگی ہے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15؍جولائی 2016)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ہیں تو لڑکوں کا، مردوں کا کام ہے کہ ان کو کہیں کہ پردے کی پابندی کرو۔ بہت سے دوسرے کام تو زبردستی کروا رہے ہوتے ہیں۔ عورتوں پر، بچیوں پر غلط قسم کی سختیاں کر رہے ہوتے ہیں لیکن اگر اسلامی تعلیم پر عمل کروانے کیلئے بھی سختی کردیں گے تو اس کا تو ثواب ہی مل رہا ہوگا۔

مختلف جگہوں پہ پردہ کے معیار ہیں۔ ایک نو احمدی لڑکی یا بچی ہے جو پہلے مسلمان نہیں ہے اور عیسائیت سے احمدی ہوئی ہے وہ اگر حجاب لیتی ہے، سکارف باندھتی ہے، کھلا کوٹ پہنتی ہے تو وہ اس کیلئے پردہ ہے۔ لیکن پردہ کے معیار تو آہستہ آہستہ بڑھنے چاہئیں جس طرح ایمان بڑھتا ہے نہ یہ کہ جو پہلے پردہ کے بڑھے ہوئے معیار تھے وہ کم ہونے شروع ہو جائیں۔ بہرحال میں یہ کہہ رہا تھا کہ اَور معاملوں میں جو سختی کرتے ہیں تو یہاں بھی ہوسکتی ہے۔ لیکن سختی سے میرا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ چلو جی ہمیں تو اجازت مل گئی ہے اور اس بات پر اپنی بیویوں کو مارنا پیٹنا شروع کردیں۔ تو بعضوں کا یہ حال بھی شروع ہو جاتا ہے کہ چلو اب ہمیں چھٹی مل گئی ہے۔ یہ مارنا پیٹنا تو ویسے ہی منع ہے۔ اس لئے اس کے بہانے کبھی تلاش نہ کریں اور اصلاح کی وہ کوشش کریں جو اصلاح کا اصل مقصد ہے۔ اور اصلاح پیار اور محبت سے ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ یہ ناجائز قسم کی جو سختیاں شروع ہو جاتی ہیں اور مارنا پیٹنا جو ہے اس سے اولادیں برباد ہو رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے اپنی اولادوں کا بھی خیال رکھیں۔ یہ بچے آپ کے بچے نہیں، جماعت کے بھی بچے ہیں۔ اس لئے اس لحاظ سے بھی ان کی تربیت کرنی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی ہر قسم کی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ لوگ اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے جو اس زمانے کے امام کے ساتھ ہر ایک احمدی نے کیا ہے حقیقی معنوں میں ہر رنگ میں اپنی اصلاح کرتے ہوئے اپنے پیدا کرنے والے خدا سے تعلق جوڑنے والے ہوں اور اس کے حقیقی عبد بننے والے ہوں۔

شروع میں صحت جسمانی کی بات ہو رہی تھی جو مَیں نے کی تھی۔ اب ضمناً آخر میں مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ آج کی یہ رسّہ کشی میں نے ان سے زبردستی کروائی۔ اس سے یہ پتا لگ گیا کہ مرکزی عاملہ کی صحت بہت کمزور ہے۔ اس لئے ان کو اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ ان کے سپرد زیادہ ذمہ واریاں ہیں۔ اور خدام الاحمدیہ کی ایک بات پہ میں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بھی ہوں اور ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ نے سو مساجد کیلئے ایک اعشاریہ ایک ملین کا جو وعدہ کیا تھا وہ انہوں نے تقریباً پورا کر دیا ہے۔ الحمدللہ۔ پہلے چند ہزار کی کمی تھی لیکن ابھی جو latest رپورٹ انہوں نے دی ہے اس کے مطابق جو وعدہ کیا تھا اس سے بڑھ گئے ہیں۔ الحمدللہ۔

دوسرے طبائع چونکہ مختلف ہوتی ہیں اور بعض ذہنوں میں خیال آجاتا ہے اس لئے میں ایک وضاحت کر دوں کہ خدام الاحمدیہ نے سٹوڈنٹس کیلئے سرٹیفکیٹ ایشو کرنے کا ایک پروگرام رکھا تھا لیکن اصل میں ہمارا ایک نظام ہے۔ اور یہ جو مرکزی جماعتی نظام ہے اس کے زیر انتظام ہونا چاہئے۔ اس لئے میں نے اس کو روک دیا تھا۔ پہلے میرا خیال تھا کہ شاید جماعت کے سیکرٹری تعلیم کی طرف سے یہ ہو رہا ہے۔ لیکن بعد میں جب وضاحت ہوئی تو مجھے پتا لگا کہ یہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہو رہا ہے تو جماعت میں جو نظام ہے ہر نظام کو اس کا پابند رہنا چاہئے۔ اس لئے مختلف مضامین میں اچھی کارکردگی دکھانے والے یونیورسٹیوں اور کالجز کے جو سٹوڈنٹس تھے ان کو آج یہاں جو سرٹیفکیٹ ایشو ہونے تھے ان کو مَیں نے ختم کر دیا ہے کہ وہ جلسے پر دیں۔ اس کیلئے مَیں نے امیر صاحب کو بتا دیا ہے کہ انتظام یہ ہوگا کہ جس طرح ہمیشہ جلسے پر وہ سرٹیفکیٹ دیئے جاتے ہیں وہ دیئے جائیں گے اور اس دفعہ ہوسکتا ہے کہ جرمنی کے جلسے پر میں شاید نہ آؤں کسی اور ملک میں جانا پڑ رہا ہے یا پڑے تو اس صورت میں پھر وہ سرٹیفکیٹ اور میڈلز جو ہیں وہ امیر صاحب دے دیں گے۔ یا اگر سٹوڈنٹس چاہتے ہوں کہ انہوں نے میرے ہاتھ سے ہی لینے ہیں تو پھر وہ اگلے وزٹ تک انتظار کریں گے۔ آئندہ مل جائیں گے۔ اب دعا کرلیں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 26 جنوری 2018)

......☆......☆......☆......

خُطبہ نکاح فرمودہ
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 31 دسمبر 2016ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ رنیم الدروبی کا ہے جو ڈاکٹر محمد مسلّم الدروبی کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم ہمایوں احمد جہانگیر خان متعلم جامعہ احمدیہ یوکے کے ساتھ چار ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

دو نکاح ان میں سے مربیان کے ہیں اور واقفین زندگی یا واقفات نَو کے ہیں۔ مربیان کو اور ان کی بیویوں کو اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ جب یہ میدان عمل میں ہوں تو اپنے فرائض احسن رنگ میں انجام دینے والے ہوں اور لوگوں کے سامنے اپنے عائلی نمونے بھی اعلیٰ رنگ میں دکھانے والے ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے پہلا نکاح رنیم الدروبی کا ہے۔

اسکے بعد حضور انور نے فریقین کے درمیان انگریزی زبان میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ اقرأ ناصر بنت مکرم ناصر احمد صاحب لندن کا ہے، جو عزیزم صلاح الدین میر متعلم جامعہ یو.کے کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ حانیہ خالد واقفۂ نو بنت مکرم ڈاکٹر عطاء الحبیب خالد صاحب کا ہے جو ڈاکٹر عدیل احمد شاہ کینیا کے ساتھ چھ لاکھ کینین شلنگ حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ اس وقت خدام الاحمدیہ کینیا کے صدر ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ صائمہ صنوبر واقفۂ نو کا ہے جو شبیر احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم ساجد احمد زاہد ابن مکرم عبدالشکور زاہد صاحب کے ساتھ ساڑھے پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین سے ایجاوقبول کروانے کے بعد دولہے سے دریافت فرمایا: کیا کام کرتے ہو؟ جس پر دولہے نے عرض کی کہ آئی ٹی Contractor ہوں۔

حضور انور نے اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ملیحہ سونیہ سید (یہ بھی واقفۂ نَو ہے) بنت مکرم سید مظفر محسن صاحب ناروے کا ہے جو عزیزم عبدالرؤف لودھی ابن عبدالرحیم لودھی صاحب کے ساتھ سولہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ملیحہ ظفر بنت مکرم ظفر محمود نور صاحب کا ہے جو عزیزم جلیل احمد بھٹی ابن شریف احمد بھٹی صاحب کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 29 جون 2018)

ارشاد باری تعالیٰ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً (سورۃ البقرۃ :209)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب اطاعت (کے دائرہ) میں داخل ہو جاؤ

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم.ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار ”اخبار بدر“ 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ ﷺ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات وتحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ وخطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب اور حضور پرنور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی ودنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم وتربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تاکہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

کلامُ الامام

”تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے“

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 321)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

”تقویٰ کے معنی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا“

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 321)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

کلامُ الامام

”جس کے اعمال میں کچھ بھی ریاکاری ہو
خدا اس کے عمل کو واپس الٹا کر اس کے منہ پر مارتا ہے“

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 301)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار ودوست نیز مرحومین کرام

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8981: مَیں اوراست خان ولد مکرم فضل خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 30 سال، ساکن K8/411 (کلنگا بہار) کنداگیری ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7رمئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم العبد: اوراست خان گواہ: احمد سلام

مسل نمبر 8982: مَیں ممتاز بیگم زوجہ مکرم کرامت خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2رمئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 2 جوڑی 15 گرام، گلے کا ہار 15 گرام، 2 گلے کا ہار 30 گرام، 2 چوڑیاں 10 گرام، گلے کی چین 5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پازیب 3 جوڑی 200 گرام، کمر بند 150 گرام، حق مہر -/15,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ ہارون رشید الامۃ: ممتاز بیگم گواہ: محمد معراج علی

مسل نمبر 8983: مَیں رفعت بی بی زوجہ مکرم حضرت خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2رمئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 1 جوڑی 2 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/3000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ فضل نعیم الامۃ: رفعت بی بی گواہ: محمد معراج علی

مسل نمبر 8984: مَیں گلشن بیگم زوجہ مکرم منصور خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1رمئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور نقرئی: 1 جوڑی پازیب 80 گرام، حق مہر -/25,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ ہارون رشید الامۃ: گلشن بیگم گواہ: محمد معراج علی

مسل نمبر 8985: مَیں نصیرہ بیگم زوجہ مکرم گلزار خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2رمئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 4 گرام، گلے کا ہار 5 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب 60 گرام، حق مہر -/15,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید الامۃ: نصیرہ بیگم گواہ: محمد معراج علی

مسل نمبر 8986: مَیں صادقہ پروین زوجہ مکرم شرافت خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت 2016، ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1رمئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 5 جوڑی 36 گرام، گلے کا ہار 15 گرام، گلے کی چین 10 گرام، 6 انگوٹھیاں 8 گرام، گلے کا ہار 5 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پازیب 4 جوڑی 250 گرام، زرعی زمین 77 ڈسمل، حق مہر -/60,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ ہارون رشید الامۃ: صادقہ پروین گواہ: محمد معراج علی

مسل نمبر 8987: مَیں نسیمہ بیگم زوجہ مکرم طاہر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19راپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کان کے پھول 10 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/25,500 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کرامت احمد خان الامۃ: نسیمہ بیگم گواہ: شمشیر احمد

مسل نمبر 8988: مَیں افضل احمد خان ولد مکرم ایجابل خان صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30راپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید العبد: افضل احمد خان گواہ: محمد معراج علی

مسل نمبر 8989: مَیں زریمن بی بی زوجہ مکرم شہباز خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30راپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 5 گرام 22 کیریٹ، گلے کا ہار 10 گرام 20 کیریٹ، زرعی زمین 5 ڈسمل بمقام پنکال، حق مہر -/5525 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ ہارون رشید الامۃ: زریمن بی بی گواہ: محمد معراج علی

مسل نمبر 8990: مَیں شاہدہ بیگم زوجہ مکرم محمد سبحان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 56 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30راپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 20 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: کمر بند 100 گرام، حق مہر: -/4000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد معراج علی الامۃ: شاہدہ بیگم گواہ: شیخ ہارون رشید

مسل نمبر 8991: میں جمیلہ بیگم زوجہ مکرم روشن خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 64 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار 10 گرام، کان کے بھول 5 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ) زرعی زمین 9 گونٹھ بمقام بیرپوٹ، حق مہر: -/500 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد معراج علی الامۃ: جمیلہ بیگم گواہ: شیخ ہارون رشید

مسل نمبر 8992: میں شبنم بیگم زوجہ مکرم سمسور خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال تاریخ بیعت 2007، ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 5 گرام، انگوٹھیاں 5 گرام، گلے کا ہار 4 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ) زیور نقرئی پازیب 200 گرام، حق مہر: -/13,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ ہارون رشید الامۃ: شبنم بیگم گواہ: محمد معراج علی

مسل نمبر 8993: میں جوھی بی بی زوجہ مکرم ایجابل خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/10,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ ہارون رشید الامۃ: جوھی بی بی گواہ: محمد معراج علی

مسل نمبر 8994: میں فریدہ بیگم زوجہ مکرم عبد الرحمن خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 6 جوڑی 45 گرام، 3 گلے کا ہار 60 گرام، چوڑیاں 4 عدد 40 گرام، 4 انگوٹھیاں 20 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پازیب 4 جوڑی 250 گرام، حق مہر: -/10,000 روپئے بذمہ خاوند، باڑی 4 گنٹھ مع مکان بمقام انگول۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ ہارون رشید الامۃ: فریدہ بیگم گواہ: محمد معراج علی

مسل نمبر 8995: میں عبد الرحمن خان ولد مکرم حنیف خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 57 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ گھر باڑی 5 گونٹھ جس پر مکان تعمیر ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/70,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ ہارون رشید العبد: عبد الرحمن خان گواہ: محمد معراج علی

مسل نمبر 8996: میں انجمن آرا بیگم زوجہ مکرم رزاق محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالانوار ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 ستمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 10 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی 4 تولہ، زمین 2.5 گونٹھ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/14,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: انجمن آرا بیگم گواہ: وسیم احمد خان

مسل نمبر 8997: میں رضیہ صابرہ زوجہ مکرم لیاقت علی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالبرکات ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 ستمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 4 بھری 22 کیریٹ، حق مہر -/18,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: رضیہ صابرہ گواہ: وسیم احمد خان

مسل نمبر 8998: میں منصورہ خاتون زوجہ مکرم عبد العزیز خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن دھواں ساہی ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 فروری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی نصف بھری 22 کیریٹ، حق مہر -/5000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: منصورہ خاتون گواہ: نسیم الدین احمد خان

مسل نمبر 8999: میں حسن آرا بیگم زوجہ مکرم مجیب الحق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن تل ساہی ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 4 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر -/10,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: حسن آرا بیگم گواہ: اختر الدین خان

مسل نمبر 9000: میں طالمن بی بی زوجہ مکرم امیر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی، ساکن EDS1/62 بی ڈی اے کالونی (چندر شیکھر پور) ڈاکخانہ ریل بہار ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 جنوری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 2 بھری 22 کیریٹ، حق مہر -/17,525 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: طالمن بی بی گواہ: شیخ مفسر احمد

مسل نمبر 9001: میں منصورہ بیگم زوجہ مکرم شیخ شہید صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن کاسی پور ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 دسمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 30 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی 6 بھری، حق مہر -/16,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد

از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق　　الامۃ: منصورہ بیگم　　گواہ: عمران خان

مسل نمبر 9002: مَیں امۃ النور زوجہ مکرم محمد ناصر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13/مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی نصف بھری 22 کیریٹ، حق مہر -/5000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمد ظفر الحق　　الامۃ: امۃ النور　　گواہ: وسیم احمد خان

مسل نمبر 9003: مَیں شہزادی پروین زوجہ مکرم طاہر احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن نیا پلی پیرا ساہی ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11/مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 7 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر -/90,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق　　الامۃ: شہزادی پروین　　گواہ: غلام احمد خان

مسل نمبر 9004: مَیں ساحرن آرا زوجہ مکرم سیف الرحمن خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالبرکات ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10/مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 5 بھری 22 کیریٹ، زرعی زمین 11 گونٹھ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق　　الامۃ: ساحرن آرا　　گواہ: وسیم احمد خان

مسل نمبر 9005: مَیں محمد وحید ولد مکرم محمد ایوب صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ پنشنر عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21/مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق　　العبد: محمد وحید　　گواہ: غلام عظیم

مسل نمبر 9006: مَیں فریدہ تبسم زوجہ مکرم شیخ گوتم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن گاؤں سدانند پور ضلع کیندر پاڑہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/35,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مظفر الحق　　الامۃ: فریدہ تبسم　　گواہ: سید عبداللہ

مسل نمبر 9007: مَیں مصلحہ بیگم زوجہ مکرم محمد لیاقت علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 56 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20/مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 6 بھری 22 کیریٹ، حق مہر -/5505 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمد ظفر الحق　　الامۃ: مصلحہ بیگم　　گواہ: محمد لیاقت علی

مسل نمبر 9008: مَیں سعیدہ یاسمین سلطانہ زوجہ مکرم شیخ مطلوب احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن رسول پور (سونگرہ) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17/مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی نصف تولہ 22 کیریٹ، حق مہر -/25,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ظفر الحق　　الامۃ: سعیدہ یاسمین سلطانہ　　گواہ: عبدالمنعم

مسل نمبر 9009: مَیں سید فضل نعیم ولد مکرم سید فضل عمر صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 58 سال پیدائشی احمدی، ساکن رسول پور ڈاکخانہ کود (سونگڑہ) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13/جنوری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 1 گونٹھ زمین۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید　　العبد: سید فضل نعیم　　گواہ: شیخ مسعود احمد

مسل نمبر 9010: مَیں شیخ عبدالخالق ولد مکرم شیخ عبدالواسع صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوسمبی (سونگڑہ) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18/مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق　　العبد: شیخ عبدالخالق　　گواہ: سید سہیل احمد طاہر

Prop. Tanveer Akhtar　　8010090714, 8447373088

FANZY COLLECTIONS

Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani

A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

NAIEM GARMENTS　QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER　Contact : 9596748256

PHLOX All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75 F.C. Complex 1st Main Road K.P. New Extension J.C. Road, Bangaluru - 560 002

طالب دعا: سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اطہرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ○لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ○ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے ۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے ۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382

CCTV FOR HOME SECURITY

Santosh Nagar, Hyderabad

baseernafe.ahmed@gmail.com

طالب دعا : بصیر احمد

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

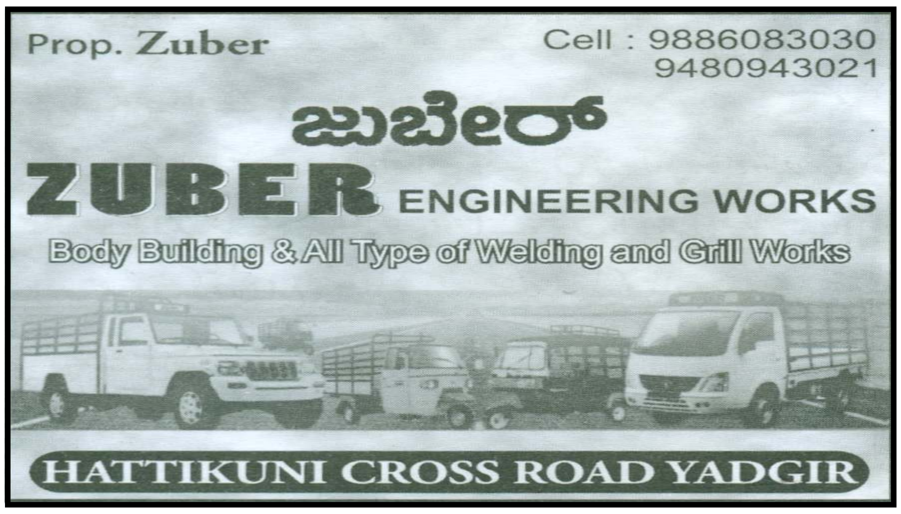

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS

RAICHURI CONSTRUCTION

SINCE 1985

OFFICE:

PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY, CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069

TEL 28258310, MOB. 09987652552

E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS

WHOLESALE DEALER

SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS

Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI

Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)

Mobile : 09849297718

طالب دعا:

شیخ سلطان احمد

ایسٹ گوداوری

(صوبہ آندھرا پردیس)

EHSAN

DISH SERVICE CENTER

Opp. Four Storey Civil Lines Qadian

All types of Dish & Mobile Recharge

(MTA کا خاص انتظام ہے)

Mobile : 9915957664, 953053272

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD

Mohammad. Janealam Shaikh

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود

E-Mail id : janicconstruction@gmail.com

Mobile No: 09082768330, 09647960851

Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST

Proprietor

SYED ZAKI AHMAD

Bandra, Mumbai

Mobile : 09867806905

طالب دعا:

اقبال احمد ضمیر

فلک نما، حیدر آباد

(صوبہ تلنگانہ)

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 جون 2018 بروز سوموار 12 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب آف پٹنی (یو.کے) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب (پٹنی، یو.کے)

آپ 28 مئی 2018ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حافظ عبد العزیز صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ 1968ء میں ملازمت کے سلسلہ میں کراچی شفٹ ہوئے تو اورنگی ٹاؤن اور ماڑی پور میں قائد مجلس اور صدر جماعت کے علاوہ قائد ضلع خدام الاحمدیہ، ناظم ضلع انصار اللہ اور ناظم علاقہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد لمبا عرصہ جماعت کراچی کے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ پانچ سال قبل کراچی سے انگلستان شفٹ ہوئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ زینت الاسلام صاحبہ کو 1991ء سے حضور انور کی ڈاک ٹیم میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ آپ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب مرحوم (وکیل المال اوّل ربوہ) کے بھائی اور مکرم مبشر احمد صاحب ظفر (ایکسچینج مسجد فضل لندن) کے سسر تھے۔ اسی طرح آپ کے دونواسے مکرم قمر احمد صاحب ظفر اور مکرم نیر احمد صاحب ظفر حال ہی میں جامعہ احمدیہ یوکے سے شاہد کی ڈگری حاصل کرکے مربی سلسلہ بنے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 جون 2018ء بروز جمعۃ المبارک نماز عصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم ڈاکٹر سردار لیاقت احمد صاحب ابن مکرم سردار بشارت احمد صاحب (نیو مالڈن، یوکے)

5 جون 2018ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت سردار عبد الرحمان صاحب مہر سنگھ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ ہومیوپیتھی کے بہت قابل ڈاکٹر تھے اور فری علاج کیا کرتے تھے۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے ان سے فائدہ اٹھایا۔ بہت اطاعت گزار، ہمدرد، انتہائی دھیمی طبیعت کے مالک، خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق رکھنے والے ایک نیک انسان تھے۔ آپ کا تعلق مکرم ڈاکٹر سردار حمید احمد صاحب (آف لندن) کے خاندان سے تھا۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم محمد سلیم صاحب ابن مکرم منشی محمد یعقوب ننگلی صاحب سابق خوشنویس الفضل (فیصل آباد)

22 مئی 2018ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، بے نفس، غریب پرور، خوش مزاج اور بہت نڈر انسان تھے۔ لمبا عرصہ جماعت کھڑیانوالہ میں سیکرٹری مال اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے اپنے والد کے کہنے پر بھائیوں کے ساتھ مل کر ایک قطعہ زمین وقف کرکے اس پر خوبصورت اور وسیع مسجد اور مربی ہاؤس تعمیر کرواکے دیا جو کہ اب جماعت کے نام ہو چکا ہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترم مولانا محمد صدیق ننگلی صاحب مرحوم (مربی سلسلہ) کے بھائی اور مکرم محمود احمد طلحہ صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یو.کے) کے والد تھے۔

(2) مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب خالد مرحوم سابق مینیجر و پبلشر رسالہ تشحیذ الاذہان وخالد (حال میلبورن، آسٹریلیا)

3 جون 2018ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوۃ کی پابند تہجد گزار، ایثار کے جذبہ سے سرشار، نرم دل، مہربان، وفا شعار، صابرہ وشاکرہ اور نیک خاتون تھیں۔ آپ کے میاں کو مقدمات کی وجہ سے اکثر گھر سے باہر رہنا پڑتا تھا۔ ان حالات کا بڑی ہمت اور حوصلہ سے مقابلہ کرتی رہیں۔ کمزور مالی حالات اور کثیر العیال ہونے کے باوجود کبھی مالی تنگی یا مشکلات کا شکوہ نہیں کیا۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مظفر احمد طارق صاحب (استاد جامعہ احمدیہ ربوہ) کی والدہ اور مکرم محمود احمد طلحہ صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یو.کے) کی خوش دامن تھیں۔ آپ کے باقی بچوں کو بھی اپنی اپنی جماعتوں میں مختلف رنگ میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

میرے والد مکرم محمد ارشد صاحب مرحوم آف قادیان

(از عمران قیوم، متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

خاکسار کے والد مرحوم مکرم محمد ارشد صاحب کی پیدائش مورخہ 12 دسمبر 1970ء کو ہوئی۔ خاکسار کے دادا کا نام مکرم محمد شفیع صاحب مرحوم درویش قادیان ہے اور دادی کا نام مکرمہ مطلوبہ بیگم صاحبہ مرحومہ ہے۔ والد صاحب جب 6 سال کے تھے ہمارے دادا جان کی وفات ہوگئی، دادا جان کی وفات کے بعد والد صاحب نے آٹھویں کلاس میں ہی پڑھائی چھوڑ دی اور اپنی والدہ کا ہاتھ بٹانے لگے اور اپنے بھائی بہن کی ضروریات کو پورا کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتے رہے۔ دادا جان مرحوم کی دکان میں 15 سال کی عمر سے والد صاحب نے سائیکل مرمت کا کام شروع کیا، نیز دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں بھی بطور کارکن خدمت کی توفیق پاتے رہے۔

میرے دادا محترم محمد شفیع صاحب مرحوم کے والد محترم مولا بخش صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جماعت کا پیغام ملا اور موصوف حضور علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے خواہاں تھے، مگر کسی وجہ سے توفیق نہیں ملی اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔ میرے دادا مکرم محمد شفیع صاحب درویش مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ میرے والد صاحب کے دو بھائی مکرم محمد انور صاحب اور مکرم محمد اشرف صاحب اس وقت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

والد صاحب کی شادی مکرمہ امۃ الہادی خلعت صاحبہ بنت مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس مرحوم کے ساتھ مورخہ 8 جنوری 1997ء کو قادیان میں ہوئی۔ مکرم مولانا حمید الدین شمس صاحب سلسلہ کے جیّد عالم اور بلند پایہ مقرر تھے۔ میرے والد صاحب کے قادیان کے بازار میں اور اردگرد کے دیہاتوں میں بہت سے غیر مسلم دوست بھی تھے جن کے آپ خیر خواہ تھے اور ان کی مدد بھی کرتے تھے۔ خدمت خلق آپ کی نمایاں صفت تھی۔ اپنوں اور غیروں کی آپ حتی المقدور مدد کرتے تھے۔ والد صاحب مرحوم کی زندگی میں کچھ سالوں سے غیر معمولی تبدیلی نظر آنے لگی۔ باجماعت نماز، تلاوت قرآن مجید، تہجد ونوافل کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ ہوگئے۔ دعاؤں کے ساتھ ہر کام شروع کرنا اور سوتے وقت ذکر الٰہی کو اپنی عادت بنالی۔

2017ء میں قادیان سے جلسہ سالانہ یو.کے میں شامل ہونے والے نمائندگان میں آپ بھی شامل تھے۔ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات نصیب ہوا۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرکے آپ بہت خوش تھے اور اس بہت ہی خوشگوار لمحات کا اکثر ذکر کرتے۔

مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب ابن مکرم چوہدری عبد الحق صاحب درویش مرحوم آپ کے اوصاف کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: محمد ارشد صاحب مرحوم گزشتہ دو تین سالوں سے جلسہ سالانہ قادیان کے دنوں میں خاکسار کے ساتھ شعبہ استقبال میں ڈیوٹی دیتے تھے۔ ارشد صاحب مرحوم کو میں نے ہمیشہ پانچ وقت نمازی پایا۔ ڈیوٹی میں اگر فرصت مل جائے تو وہ نماز پڑھنے مسجد جاتے اور کام کا زور ہو تو آفس میں ہی نماز ادا کرتے۔ ہم اپنے کام میں مصروف ہوتے اور ارشد صاحب مرحوم کو نماز پڑھتے دیکھ کر ہم سمجھ جاتے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ پھر ہم بھی نماز پڑھ لیتے۔ میں نے ہمیشہ ارشد صاحب مرحوم کو مہمانوں کا مسکراتے ہوئے استقبال کرتے دیکھا۔

مورخہ 25 مئی 2018ء کا دن آپ کی زندگی کا آخری دن تھا۔ تندرستی کی حالت میں تھے۔ رمضان اور جمعہ کا بابرکت اجماع تھا۔ مسجد جاکر نماز تہجد ادا کی۔ صبح روزمرہ کے کام پر نکلے اور جمعہ کی وجہ سے اپنے کام سے فارغ ہوکر گھر تشریف لائے اور جمعہ کی تیاری میں ہی تھے کہ دل کا صدمہ ہوا اور حرکت قلب بند ہونے سے آپ اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ 25 مئی 2018ء بروز جمعہ بعد نماز تراویح محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے والد صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعدہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات 2018 کی تاریخیں

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بھارت کی ذیلی تنظیمات کے سالانہ اجتماعات 2018 کیلئے مورخہ 12-13-14 اکتوبر 2018ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ تمام ذیلی تنظیمات کے ممبران وممبرات ابھی سے دعاؤں کے ساتھ قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کر دیں۔ نیز ان اجتماعات کی ہر لحاظ سے کامیابی کیلئے مسلسل دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء (ادارہ)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان The Weekly BADAR Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 6-September-2018 Issue. 36

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31؍اگست 2018ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عمیر بن ابی وقاص ایک بدری صحابی تھے ان کی شہادت غزوہ بدر 2 ہجری میں ہوئی۔ حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے چھوٹے بھائی تھے اور ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ آپ کی والدہ کا نام حمنہ بنت سفیان تھا۔ آپ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنوزھرہ سے تھا بدر کی جنگ میں انہوں نے شرکت کی اور وہیں ان کی شہادت ہوئی۔ جنگ بدر کے متعلق لکھا ہے کہ مدینہ سے تھوڑی دور نکل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈیرہ ڈالنے کا حکم دیا اور فوج کا جائزہ لیا۔ کم عمر بچے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی کے شوق میں ساتھ چلے آئے تھے ان کو واپس بھیجا گیا۔ سعد بن ابی وقاص کے چھوٹے بھائی عمیر بھی چھوٹی عمر کے تھے۔ انہوں نے جب بچوں کی واپسی کا حکم سنا تو لشکر میں ادھر ادھر چھپ گئے۔ لیکن آخر ان کی باری آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی واپسی کا حکم دیا۔ یہ حکم سن کر عمیر رونے لگ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان کے غیر معمولی شوق کو دیکھ کر اجازت دے دی۔ ان کی تلوار بڑی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ان کی تلوار کی نیام باندھی۔ حضرت عمیر بن ابی وقاص غزوہ بدر میں جب شہید ہوئے اس وقت آپ سولہ سال کے تھے۔

دوسرے صحابی حضرت قطبہ بن عامر انصاری ہیں ان کی وفات حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ دونوں میں ہی شامل ہوئے اور آپ ان چھ انصار صحابہ میں سے ہیں جو مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ان سے قبل انصار میں سے کوئی مسلمان نہ ہوا تھا۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت قطبہ کا شمار ماہر تیر اندازوں میں ہوتا ہے آپ غزوہ بدر احد خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ غزوہ احد میں آپ جوانمردی سے لڑے اس روز آپ کو نو زخم آئے۔ فتح مکہ کے موقع پر بنو سلمٰی کا جھنڈا آپ ہی کے ہاتھ میں تھا۔ غزوہ بدر میں حضرت قطبہ کی ثابت قدمی کا یہ عالم تھا کہ آپ نے دو صفوں کے درمیان ایک پتھر رکھا اور کہا کہ میں اس وقت تک نہیں بھاگوں گا جب تک یہ پتھر نہ بھاگے یعنی شرط لگا دی کہ میری جان جائے تو جائے میدان چھوڑ کر میں نے نہیں بھاگنا۔ ان کے بھائی یزید بن عامر تھے جو ستر انصار کے ساتھ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے تھے۔ حضرت عمر کے دور خلافت میں آپ کی وفات ہوئی۔

تیسرے صحابی حضرت شجاع بن وہب ہیں۔ حضرت شجاع کا شمار ان بزرگ صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے ابتداء ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لبیک کہا تھا۔ بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ سال بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایما پر مہاجرین حبشہ کے دوسرے قافلہ میں شریک ہو کر حبشہ چلے گئے تھے۔ کچھ عرصہ بعد یہ افواہ سن کر کہ اہل مکہ مسلمان ہو گئے ہیں حضرت شجاع حبشہ سے واپس مکہ آ گئے۔ کچھ مدت بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مدینہ ہجرت کرنے کا اذن دیا تو آپ بھی اپنے بھائی عقبہ بن وہب کے ساتھ ارض مکہ کو خیر باد کہہ کر مدینہ چلے گئے۔ حضرت شجاع بدر احد خندق سمیت تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل رہے اور چالیس برس سے کچھ زائد عمر پا کر جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شجاع کو تبلیغی خط دیکر حارث بن ابی شمر غسانی کی طرف جو دمشق کے قریب مقام غوطہ کا رئیس تھا سفیر بنا کر بھیجا تھا۔ ماہ ربیع الاول سنہ 8 ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ بنو ہوازن کی ایک شاخ بنو عامر مسلمانوں کے خلاف لڑائی کی تیاری کر رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شجاع کو 24 مجاہدین دے کر ان لوگوں کی سرکوبی پر مامور فرمایا۔ اس وقت بنو عامر کے لوگ مدینہ سے پانچ راتوں کی مسافت پر مکہ اور بصرہ کے درمیان ایک مقام پر خیمہ لگائے بیٹھے تھے۔ حضرت شجاع مجاہدین کے ساتھ رات کو سفر کرتے اور دن کو چھپے رہتے یہاں تک کہ اچانک صبح کے وقت بنو عامر کے سر پر جا پہنچے وہ لوگ مسلمانوں کو اچانک اپنے سر پر دیکھ کر بوکھلا گئے اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت شجاع نے اپنے مجاہدین کو حکم دیا کہ ان کا تعاقب نہ کریں اور مال غنیمت جو وہ چھوڑ گئے تھے اونٹ اور بکریاں وہ ہانک کر مدینہ لے آئے۔ مال غنیمت کی کثرت کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ ہر ایک مجاہد کو پندرہ پندرہ اونٹ ملے تھے اور دیگر اسباب و سامان اس کے علاوہ تھا۔ یعنی حملہ آور پوری تیاری کر کے آئے تھے اور جنگی ساز و سامان سے لیس تھے۔

چوتھے صحابی حضرت شماس بن عثمان ہیں۔ غزوہ احد 3 ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ اسلام کے آغاز میں ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ حضرت شماس بن عثمان اور آپ کی والدہ حضرت صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس حبشہ کی طرف دوسری ہجرت میں شامل تھیں۔ آپ کی والدہ شیبہ اور عتبہ سرداران مکہ جو غزوہ بدر میں مارے گئے تھے ان کی بہن تھیں۔ آپ نے حبشہ سے واپسی پر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ حضرت شماس بن عثمان غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے۔ آپ غزوہ احد میں بہت جانفشانی سے لڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شماس بن عثمان کو ڈھال کی مانند پایا ہے۔ حضرت شماس نے اپنے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈھال بنا لیا تھا یہانتک کہ آپ شدید زخمی ہو گئے اور آپ کو اسی حالت میں مدینہ اٹھا کر لایا گیا آپ میں ابھی کچھ جان باقی تھی آپ کو حضرت عائشہ کے ہاں لے جایا گیا۔ حضرت ام سلمٰی نے کہا کہ کیا میرے چچازاد بھائی کو میرے سوا کسی اور کے ہاں لے جایا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں حضرت ام سلمٰی کے پاس اٹھا کر لے جاؤ پس آپ کو وہیں لے جایا گیا اور آپ نے انہی کے گھر وفات پائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت شماس کو مقام احد میں لے جا کر انہی کپڑوں میں دفن کیا گیا۔ حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 34 سال کی عمر میں ہوئی۔

ایک صحابی ہیں حضرت ابوعبس بن جبر۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ بنوحارثہ سے تھا۔ زمانہ جاہلیت میں ان کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بدل کر عبدالرحمن کر دیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔ کعب بن اشرف یہودی کو جن اصحاب نے قتل کیا یہ بھی ان میں شامل تھے۔ 34 ہجری میں 70 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ حضرت عثمان نے جنازہ پڑھایا اور جنت البقیع میں ان کی تدفین ہوئی۔ زمانہ نبوی میں حضرت ابوعبس کی آنکھ کی بینائی چلی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ایک عصا دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سے روشنی حاصل کرو چنانچہ وہ عصا آپ کے آگے روشنی کیا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عبس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں گرد آلود کئے اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ حرام کر دی۔

ایک صحابی حضرت ابوعقیل بن عبداللہ انصاری تھے ان کے والد کا نام عبداللہ بن ثعلبہ تھا ان کی وفات 12 ہجری میں جنگ یمامہ میں ہوئی۔ ان کا نام عبدالعزیٰ تھا اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبدالرحمن رکھا۔ آپ کا تعلق قبیلہ بلیع کی ایک شاخ بنوعنیب سے تھا۔ غزوہ بدر احد خندق غرض تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جنگ یمامہ میں بارہ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں شہید ہوئے۔ آپ ان صحابہ کرام میں سے تھے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کرنے کا حکم فرماتے تو ساری رات یہ کام کرتے اور جو کچھ ملتا وہ صدقہ کر دیتے۔

ایک موقع پر حضرت عبدالرحمن بن عوف اپنا آدھا مال لے کر آئے۔ ابوعقیل کہنے لگے یارسول اللہ میں کھجور کے دو صاع کے عوض رات بھر کنوئیں سے ڈول کھینچتا رہا اور ایک صاع میں نے اپنے گھر والوں کیلئے رکھ دیا ہے اور دوسرا صاع یہ ہے۔ اس پر منافقوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوعقیل کے صاع سے غنی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ یعنی یہ منافق ہیں جو مؤمنوں میں سے خوشی سے بڑھ بڑھ کر صدقہ دینے والوں پر طنز کرتے ہیں اور ان پر بھی جو کہ سوائے اپنی محنت کی کمائی کے کوئی طاقت نہیں رکھتے۔

آپ ہی وہ انصاری صحابی تھے جنہوں نے مسیلمہ کذاب پر آخری وار کیا تھا۔ ابن سعد بیان کرتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے دن مسلمانوں میں سب سے پہلے حضرت ابوعقیل انیفی زخمی ہوئے ان کو کندھوں اور دل کے درمیان تیر لگا تھا جو لگ کر ٹیڑھا ہو گیا تھا جس سے وہ شہید نہ ہوئے۔ پھر انہیں اٹھا کر ان کے خیمہ میں لایا گیا جب لڑائی گھمسان کی ہونے لگی انہوں نے حضرت معن بن عدی کی آواز سنی وہ انصار کو بلند آواز سے لڑنے کے لئے ابھار رہے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ پھر حضرت ابوعقیل انصار کے پاس جانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ میں نے کہا کہ اے ابوعقیل آپ کیا چاہتے ہیں آپ میں لڑنے کی طاقت تو ہے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس منادی نے میرا نام لے کر آواز لگائی ہے میں نے کہا کہ وہ تو انصار کو بلا رہا ہے نہ کہ زخمیوں کو وہ تو ان لوگوں کو بلا رہا ہے جو لڑنے کے قابل ہوں۔ حضرت ابوعقیل نے کہا کہ انہوں نے انصار کو بلایا ہے اور میں چاہے زخمی ہوں لیکن میں بھی انصار میں سے ہوں اس لئے میں ان کی پکار پر ضرور جاؤں گا چاہے مجھے گھٹنوں کے بل جانا پڑے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعقیل نے اپنی کمر باندھی اور اپنے دائیں ہاتھ میں ننگی تلوار لی اور پھر یہ اعلان کرنے لگے کہ اے انصار جنگ حنین کی طرح دشمن پر دوبارہ حملہ کرو چنانچہ انصار جمع ہو گئے۔ مسلمان بڑی بہادری کے ساتھ دشمن کی طرف بڑھے یہاں تک کہ دشمن کو میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعقیل کو دیکھا ان کا زخمی ہاتھ کندھے سے کٹ کر زمین پر گرا ہوا تھا اور ان کے جسم پر چودہ زخم تھے جن میں سے ہر زخم جان لیوا تھا اور اللہ کا دشمن مسیلمہ قتل ہو گیا تھا وہ بھی ساتھ ہی پڑا تھا۔ حضرت ابوعقیل زمین پر زخمی پڑے ہوئے تھے اور ان کے آخری سانس تھے میں نے جھک کر ان سے کہا اے ابوعقیل! انہوں نے کہا لبیک حاضر ہوں اور لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے پوچھا کہ فتح کس کو ہوئی ہے میں نے کہا آپ کو خوشخبری ہو کہ مسلمانوں کو فتح ہوئی ہے اور میں نے بلند آواز سے کہا کہ اللہ کا دشمن مسیلمہ کذاب قتل ہو چکا ہے اس پر انہوں نے اللہ کی حمد بیان کرتے ہوئے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور انتقال فرما گئے۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ تمام صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے محترم مولانا عبد العزیز صادق صاحب مربی سلسلہ بنگلہ دیش اور محمد ظفر اللہ صاحب شہید ابن مکرم بشارت احمد صاحب سیدوالا ننکانہ کی نماز جنازہ غائب پڑھنے کا اعلان فرمایا اور ہر دو مرحومین کے اوصاف حمیدہ کا بیان فرمائے۔ مکرم محمد ظفر اللہ صاحب کو 29؍اگست کو ضلع ننکانہ میں مغرب کے وقت ان کی دوکان پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور ان کی فائرنگ سے یہ شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad